کتاب فیہ مطالعہ کیا گیا ہے

برہان اعظم

بجواب

دین قیم

جس سے

ہر شخص عیسائیوں کا مذہبی باب بند کر سکتا ہے اور دین محمدی کی سچائی

بہ صورت ثابت کر سکتا ہے

مولفہ

مولانا مولوی ابو السادات عبد الرشید صاحب مظلہ متوطن جہکا علاقہ میانی حسب

ارشاد مصدر حسنات مجمع جود و سخا مرجع خاص و عام جناب فلاور میان حسن ساکن

موضع لبنت پور علاقہ دیپا تنانہ مینا ٹانہ جنکر نقد خرچ سے مطبع صدیقی لاہور میں طبع ہوا

بسم الله الرحمن الرحيم

يا غفور يا رحيم

سبحان الجليل الاكبر

وتنزه من شريك الملك وعظم وكبر - وان يكون له ولد و ولى من الذل وتحقق وظهر
من شريعة التوحيد فى ذاته عند صدق البصر - وليس كمثله شىء عن الدرك
بعقل البشر - ما خاب عبد استغاث به واستنصر - لانه عليم بذات الصدر
ونشهد ان ابا القاسم محمد بن عبد الله نور من نور الله من الاول الى الاخر - و
سيد المرسلين عند مليك مقتدر - وشرح ثلثة مرة للقدس صدره - وسير على
سبعة السماوات والى القدس محتضر - وعلم به البيان والفصاحة فى البلاغة وليس
ان يوتى صحفا منشر - واعطى مدبرات امر - وله لاعجاز شق القمر - وبشر فى
الانجيل والتورات والزبر - وجعل افضل الانبياء والملائكة بالقدر كمثل النجوم
والبدر الذى تبلغنا درجة الرفيعة من كل امم فى بطن و ظهر ويكون للعالمين
شفيعا يوم الحشر - هذا البرهان جيد لاريب فيه ولا ابتر - لم لا نصلى عليه و
تبارك ونسلم صلوة اطهر - وعلى الذين كانوا عنده الوزير من افضل الصحابة
بعد النبيين ابى بكر الصديق وعمر الفاروق وعثمان ذى النورين وعلى حيدر -

وهو اهل بیته الی الیوم الکشف معظم و مکرم جناب
حقیقت رسالہ ایمان اعظم کی یہ ہوئی کہ ایک روز میرے شفیق برادر
وجہ تصنیف رسالہ ایمان اعظم ... بوجہ عدم وسعت افکار و شیونی و لوازم
مولوی خدا بخش صاحب نے واسطے جواب دین قیم ... متوطن جہلم سے فرمایش کی
دنیوی کے مجھ کمترین ابوالسادات عبدالرشید غفرلہ المجید کہ کوئی عیسائی سے دین قیم ہے
رسالہ اظہار بطلان حقیقت رسالہ ابو صالح پادری نامی سلف و خلف مختصر رسالہ ایمان
بعکس نہند نام زنگی کافور۔ بدلائل جواب جو الکتاب دین قیمہ حنیفیہ پر چلانے کی بنیاد قائم
اعظم زیر قلم لاتا ہے اور جس کو کسی عیسائی نے محض خاص کر راہ دین قیمہ حنیفیہ پر چلانے کی بنیاد قائم
کر کے لکھا ہے اور اسکے عہد جدید و عتیق سے پوری خبر لیتا ہے تا ناظرین بعد مطالعہ ہر دو
رسالہ بنظر تحقیق غور کریں کہ فی الواقع درجۂ وسیلۂ شفاعت کبرے و طریق النجات کے پایہ
ثبوت میں کون پہونچا ہے ؎ اٹھا کے آئینہ دکھلا دیا ہے ہم نے ؎ نہ سوجھی عارض گلگون
کی جب مثال ہمنے ؎ اب مجال ہی کیا رہی کہ عیسائی لوائے مباحثہ پیش محمدیان اٹھا سکیں
اب کیا وہی امید ہے ؎ اوڑیگی باغ میں نرگس گلاب ہے ؎ اب اگر کوئی عہد بنا کرے
اور دین کو عوض دنیا کہا بیٹھے اور لنڈورا نچائے پھرے روز سے عیش دنیا اٹھائے
بت دیدی غنچہ را یک تبسم کرد عمر خش در پریشانی گذشت ؎ آغاز دین قیمہ حنیفیہ وہ مضبوط
دین ہے جسکی نسبت قرآن پاک میں ارشاد ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام دینا اس آیت سے دین اسلام کی مقبولیت و کاملیت صاف
طور پر واضح ہے کہ محمدی ایصال المطلوب کی راہ پکڑ کر شرف امم و دوست رسل اسلاف سے
مشرف ہو کر تقرب الٰہی و انعامات و افضال لا متناہی حاصل کرتا ہے اور خوف و خطر مکر و
دغا و حیل شیاطین سے بالکل بچ جاتا ہے اور یہی عین انسانیت کا جامہ اور ذوی العقول کا
منشاء ہے اور یہ وہ دعوی ہے کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر نصاری نے بھی صدق دل سے منہ کہولکر اپنے
حواریوں کو کہدیا مرقس ۱ پہلا باب کہ میرے پیچھے ایک مجھ سے زور آور آتا ہے اور میں

اس بات نہیں کہ جہاں کے ہم توں کا تم کہوں سے ملک دھو دیوی جن و بشر مجھ
اور قمر تیری صورت کو میں آنکھوں میں بٹھانے والے ٭ قم باذنی سے مسیحا یہ شرف
لکھی ہیں ٭ ادنے خادم تیرے سردی کے جلانے والے ٭ اس برہان جیسے اور کیا شکر
دلیل ہو سکتی ہے پس مخالف کے قول سابقہ قولے اور مجیب کی طرف سے جواب مندرج ذیل
اے ناظرین ملاحظہ فرماوین قول سعۓ یہ وہ دعوی ہے جسکو محمد صاحب پیغمبر محمدیان بھی نہ
ضبط کر کے آخر کہا ہے اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ
مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
جواب اولاً تو یہ قول خدا کا ہے نہ رسول کا کیونکہ اس میں صریح قال الله کا لفظ موجود ہے تمکو
قال الله سے شک کیوں ہے چونکہ انجیل قال الله نہیں ہے آیۂ سطو اپنی اپنی قسمت ۲ اس میں
لفظ مطہرک سے الذین کفروا جواب ہو سکے کہ خیال خطل و بلی اور یہود کا متی ۶۷/۲۶ تب انہوں نے
اسکے منہ پر تھوکا اور اسے گھونسا مارا اور دوسروں نے اسکو طمانچے مار کر کہا کہ اے مسیح ہمیں نبوت سے بتا کہ کس
نے تجھے مارا ٭ آیت قرآن یہ کہہ رہی ہے کہ ان سب باتوں سے مسیح پاک ہے گلیتون ۱۳/۳ کاٹھ پر لٹکایا
گیا یعنی لعنتی ہوا جسے سمجھا تھا مسیحی وہ ملا کو نکلا ٭ خدا یہ مطلب ہے کہ ان کافروں کے الفاظ کفر سے مسیح
کے شان میں وہ ناپاک ہیں اور عیسیٰ پاک ہے ۳ لفظ اتبعوک اشارہ ہے طرف اہل اسلام
کے کیونکہ محمدی ظاہراً و باطناً حضرت عیسیٰ کی ہر طرح کی اتباع کرتے ہیں لفظاً و معناً یہ مطلب نکلا
کہ گروہ محمدیان منکرین عیسیٰ پر تاقیامت غالب رہینگے ۴ فوق الذین کفروا سے مراد یہود ہیں جو
اہل اسلام سے مغلوب ہو کر وہ تاقیامت مغلوب رہینگے اور یہ امر مورخین کو حالت اصحاب رسول الله سے مخفی
نہیں نتیجہ یہ نکلا کہ خداوند تعالیٰ نے نصاریٰ کی بے ادبیاں اور یہودیوں کا ظلم دیکھ کر حضرت
محمد کو حق میں مبشر اور عیسیٰ کو حق کے لیئے منہ جلال اذ قال الله یا عیسیٰ الخ فرمایا ہے عیسایان نا
زیادہ مبالغہ قول سعۓ غور کرنا چاہیے کہ منکرین تین طرح کے ہیں ایک تو وہ ہیں جو عیسیٰ مسیح کو
سمجھتے ہی نہیں دوسرے وہ جو اسکے آنے کی فرضیت کو قائل ہیں مگر زمانہ ماضی میں اور زمانہ حال و مستقبل

مین پہنچنے پاوے کے سنکر مین تیسری وہ آیت جو زمانہ ماضی وحال کو سنکر مین آئیندہ ہونا مانتے ہین قسم اول
کافر مطلق ہین قسم دوم کے محمدی ہین قسم سوم اہل ہنود ہین اور بعض فرقہ ہنود جواب الجواب گویدکون
مشرک ہو گئے ۔ ابو صالح وہ نہین علما ربے سو انصاف یہ ہو کہ قسم اول الٰہی وہی ہین جو عیسے کو خدا سمجھتے ہین
نہین جیسے متی ۲۳/۲۴ گلتیون ۳/۱۳ تا مجلد عیسائی کافر مطلق ہوئی اور صورت قسم دوم کی بن ہی نہین سکتی
کیونکہ قبل بعثت اتباع محال ہے اور یہی صورت تم نے محمدیون کی شان مین نکالی تھی سے دیکھنا بھولی ہے
سوت اگر کمان اس جاپہ کی قولہ صفحہ ۳ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم یعنے صلیب پر
مرجاینگے بعد مسیح کی رہبری ہڈی توڑی جواب کچھ باندی کے نشہ مین تو نہین ہو صلیب پر
کیونکر مرجاتا ہے اور بہر مرنے کے بعد ہر کی ہڈی توڑنے سے کیا فائدہ اور تم خود صفحہ ۵ کی سطر
اول مین لکھتے ہو اور حقیقت امریون ہی ہے کہ مسیح کا جسم انسانی مصلوب ہوا پہر تمھنے آیت
مذکور پر جہوٹ موٹ کیون اس قدر ہاتھ پیر چٹکاے بدگمان وہم کے مارو نہین لقمان کے پاس جاؤ
اگر تمہارے ہی بچاوی معنے تصدیق کیے جاوین تو تمہارے اناجیل کی رہی سہی گپ اور بھی جاتی رہیگی
قابل غور اگر صلیب یعنے پھانسی نہ تسلیم کیا جاوی تو کفارہ کی تکٹی سر اسر گرز خر ہو جاویگا اور وسیلہ
نجات محض عنقا ۔ اور ابو صالح تمہاری تقریر سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ موت عیسے صلیب پر نہین
ہوئی اور حالانکہ عیسائی اسی مصلوبیت کو نجات دارین اپنے عقیدہ مین ظاہر کرتے ہین اب بموجب
قول تمہاری یہ صورت نجات ہی بوجہ تسلیم کرنے معنے رشہرہ کے ہڈی توڑی گئی حضرت عیسی کیطرح
امت عیسے کو چھوڑ کر آسمان پر جاویگا اور ۲ دوسری صورت نجات کے مخل یہ نکلتی ہے کہ عیسے خود
باعث مصلوبیت نجات دہندہ نہ ہونگے اور نہ بخوشی رضا مصلوب ہوئی اور نہ کفارہ ہوئی مین مرقس
۱۵/۳۴ اور نوین گہنٹی یسوع بڑے آواز سے چلاکے بولا ۔ ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا تونے مجہے
کیون چھوڑا ۔ اس آیت انجیل سے ایک تو ناراضگی ثابت ہوتی ہے اور دوسرا مدد چاہا اور نامقبول
ہوا متی ۲۶/۳۷ تب اس نے پطرس اور زبدی کے دو بیٹے ساتھ لیے اور غمگین اور نہایت دلگیر ہونے
لگا ۔ ناخوشی کفارہ کی یہ آیت بھی شاہد ہے لوقا ۲۳/۴۶ اور یسوع نے بڑی آواز سے پکار کے

نکل پڑا۔ اگر صحیفون مین ناسخ منسوخ کا محاورہ نہ ہوتا تو حضرت عیسے یہ لفظ کبھی منہ پر نہ لاتی
ناسخ منسوخ تو تمہارے بیان اور شکار مارو ہمارے بیان سے گو کہ گٹ پڑی خون کا ہو
نئی نکار کی۔ اور منشی صاحب کے صریح جھوٹ تو دیکھو کہ مین توریت یا نبیون کی کتاب
منسوخ کرنے نہین آیا اور حالانکہ دیکھتے ہو کہ ہم کتنے مسئلو ناسخ منسوخ کے بتا آئے ہین سے
اب تم ش پر صحیح کا بجز کیا کرو۔ **قول صفحہ ۹** قرآن مین نہین ہے کہ بائبل منسوخ ہے جواب
چلے چلو ہم سمجھے اتنی پیچ نکرو۔ بائبل کے منسوخ ہونے کی شاہد بے شک ہمارا قرآن پاک
کی یہ آیت ہے قالت الیہود لیست النصاری علی شیء وقالت النصاری لیست الیہود
علی شیء وھم یتلون الکتاب باہم یہود و نصاری جب ایک دوسرے کے باوجود متفق ہونے
یکجا منے کے مسائل مین نا اتفاقی پیدا ہو جاے ضرور ہے سبب ناسخ ہی منسوخ کا ہے سوای
اسکے کوئی دوسری نظر نہین آتی سے کرین ہم کس کو جا اور لگا مین کسکو چہ چندن ہم ببر
بائبل کی بابت قرآن شریف سے نسخ کے پوری شہادت نکل آئی سے خر مین گل کی جگہہ ڈھیر
ہین انگارون کا۔ **قول صفحہ ۱۰** واضح رہے کہ مین قرآن کو کوئی مترجم یا حقانی کتاب نہین سمجھتا
نجاتا بلکہ جہالت سے مملو اور اغلاط سے مشحون بتاتا ہون یہ سب دلائل صرف محمدیون کے
جواب کے لیے ہین **جواب** بیٹھک کی کبھی لڑ کام ہوا سے وہ لاکھ پریشان کرین اپنا زلف
پریشان۔ پر ہم دل مضطر کو پریشان نکرینگے۔ تمہاری خالی زبانی جمع خرچ کو سنتا ہے
بکواس کیا کرو۔ مگر یاد رہے انجیل کے ذہرے اچھی طرح اچھے اچھے علماء مسیحی نے خوب اڑایا
ہے اور مخزن جعلی اور کذب سے مملو اور مشحون بتایا ہے۔ استاولن صاحب اپنی کتاب مطبوعہ گیشن
کال مارک جرمن سنہ [illegible]ء مین لکھتے ہین کہ اسکندریہ کے کسی طالب العلم کا یوحنا انجیل بنائی
ہوئی ہے اور اسی طرح سر ولیم میور صاحب نے تاریخ کلیسیا باب سوئم حصہ دوم مین بھی ترقیم کرتا
ایک اور ایسی ہی سومن مفتاح الکتاب مطبوعہ سنہ ۱۹۵۶ء کے صفحہ ۱۵۳ مین کہ گرنیس پہلی صدی
مین تھا اسکی نزدیک مین انجیل یوحنا التصنیف ہوئی مرقس کی انجیل جو جواری بھی نہین ہے اور اسکی

کہ پیغمبر اسامی ہے تیسری صدی کے قبل سے اسکا پتا نہیں اور شخص کنندہ بن تما لکھا ہے
نہیں تھا لوقا کی کیفیت تواریخ کلیسیا کے صفحہ ۱۳۱ و ظاہر ہے کہ اسکی شکایت خود مسیح کیا
کرتے تھے اور یہی حواری نہیں ہے چنانچہ عماد الدین لاہز تحقیقات کے صفحہ ۵۵ میں اسکو
حواری نہ ہونیکا صاف اقرار کیا ہے متی کی حقیقت یہ ہو کہ فرقہ ناصری انجیل متی کو
نہیں مانتے بلکہ ابراہام ریس نے سائیکلوپیڈیا کے اونتیسویں جلد میں خوب تصریح سے
ابطال اناجیل اربعہ کی ہے حتے کہ لکھتا ہے کہ مشنری لوگ اپنے پیٹ پالنے کو لکھا ہو
اور اپنے کو صاحب وحی اور الہامی ظاہر کیا ہے ۵ عندیمین ہو گئیں مسیح ع بربان
باغوین + جبکہ تمہاری اصل اناجیل کی بناوٹ مکروفریب کے ساخت کنندہ آنیوس بطرح
علماء مسیحی نے ثابت کر دیا تو اب فرع جیسے نامہ بنام اگرس بادشاہ او دوپ و نامہ بنام پطرس
ودیوس و کتاب تمثیلات وعظ و ہرمس گیت و شعبدہ بازی و کتاب معراج مسیح و کتاب سوالات
خورد و بزرگ و کتاب سقط الراس مسیح و مریم و دوا پد مریم و نامہ بنام لیوپاس و نامہ بنام انطیس
و نامہ بنام سی سلیمان و تاریخ و حدیث مریم و کتاب نسل مریم و انگشتری سلیمان و اعمال یوحنا
و انجیل دوم یوحنا و کتاب خانہ بدوشی یوحنا و نامہ بنام ہیئہ و دو یک و وفات نامہ مریم و تذکرہ
مسیح و کیفیت نزول و از صلیب مشاہدات دوم یوحنا و آداب نماز یوحنا و انجیل پطرس و اعمال
پطرس و مشاہدات پطرس نامہ بنام کلیمنس مباحثہ پطرس تعلیم پطرس وعظ پطرس و آداب
نماز پطرس و کتاب خانہ بدوشی پطرس کتاب و قیاسات پطرس و انجیل اندریاہ و اعمال اندریاہ
و انجیل طفولیت و آداب نماز متی و انجیل فیلپ و اعمال فیلپ و انجیل لوقا و اعمال لوقا و انجیل
طفولیت مسیح و مشاہدات توفا و کتاب خانہ بدوشی توفا و انجیل برطولی و انجیل یعقوب و آداب
نماز یعقوب و وفات نامہ مریم و انجیل میتا و حدیث میتا و اعمال میتا و انجیل بنام مصریان و آداب
نماز مرقس و انجیل برنباہ و نامہ برنباہ وغیرہ وغیرہ سب کے سب جھوٹ و باطل ہو گئے ۵ از
بعضے خاک جونہ نماید + واضح رہے کہ یہ سب اناجیل جعلی اور دین عیسوی کے ترقی کے لیے بیچ

ہوتی ہیں اور جب اس انجیل بیان کی تفسیر کی قریب تر اسکے اندر ہے بین الغرض کل
ہی انجیل رہی نہیں جو اسکی بہ اتفاق ہونگی کتاب ہے مترجم صرف بعض بعض سے کرتے
ہوتے ہیں نعوذ باللہ من سوء الفہم قول صفحہ ۱۳ - اب میں ان آیات کو قرآن کے پیش کرتا
ہوں جن کو ثبات وغیر تنسیخ کتب سماوی کا ثبوت پہونچتا ہے ولما جاءہم کتاب من عند اللہ
مصدق لما معہم (ایضا) فانہ نزلہ علی قلبک مصدقا لما بین یدیہ (ایضا) ولما جاءہم
رسول من عند اللہ مصدق لما معہم - نزل علیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین
یدیہ - ایسے ہی تیرہ آیۃ الخ الحاصل یہ تیرہ آیۃ قرآن کے اندر آجتک موجود ہیں جو صاف
ثابت کرتی ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں کتابوں کی تصدیق کی ہے جو انکی وقت
میں موجود تھیں اور سامنے لوگوں کے پیش ہوتی تھیں پھر وہ کون سی کتاب ہے جو منسوخ ہوئی
جواب مارے گھٹنا پھوٹے آنکھ - ابو صالح یہ کچھ بنارس کی چوٹ نہیں ہے اور نہ آنا جیل
کی شعبدہ بازی - لو سبقا سبقا نمبر وار دیکھتے جاؤ میں گنواتا جاتا ہوں نمبر ۱ - تمنے خود
لفظ آیات مصدقہ - سرنامہ پر جلی قلم سے تحریر کی ہے اور یہ تمہارا لکھنا تمہاری ہی منشا کو
خلاف ہے کیونکہ اسکے بعد تحت میں لکھتے ہو کہ غیر تنسیخ کتب سماوی کا ثبوت - اور حالانکہ
تنسیخ اور شئے ہے اور تصدیق اور شئی اسواسطے کہ تصدیق عام ہے اس بات پر کہ خواہ وہ
کتب تنسیخ ہے ہو خواہ غیر منسوخ ہے اور آیات مصدقہ سے غیر تنسیخ کا مطلب نکالنا مقصد سے
باہر جا پڑنا ہے بایں وجہ کہ دعوی خاص اور دلیل عام ہے اور ایسی دلیل سے دعوی نکالنا باطل
ٹھیرا تو اور کیا ٹھیرا نمبر ۲ - یہ کہ ان آیات مصدقہ سے تصدیق ان توریت اور انجیل
کی ثابت ہوتی ہے جو دنیا سے مفقود اور ناپید ہو گئی ہے متی ۲۶/۱۳ میں تم سے سچ کہتا
ہوں کہ تمام دنیا میں جہاں کہیں اس انجیل کی منادی ہوگی اسکی مشار الیہ کون ہے متی
یا مفقودہ - اگر کہو متی تو پھر بیان کیا کہو گے مرقس باب اول ۱۵ اور کہا کہ وقت پورا ہوا
اور خدا کی بادشاہت نزدیک آئی توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ - یوں چاہیے تھا کہنا

ور انجیل پر بیان لاؤ کہ انجیل اور جب لفظ جمع کا نہ آیا تو اس سے متعدد انجیل کی نفی ہے تو
رسول کا خط رومیون کو ۱۶/۱۵ کہ میں غیر قومون کے درمیان یسوع مسیح کا خادم ہو کے
کاہن کی طرح خدا کی انجیل کی خدمتگذاری کرون - اب بتلاؤ خدا کی انجیل کہان ہے نسخہ تو
لندن میں الیضا ۱/۱۶ کیونکہ میں مسیح کی انجیل سے شرماتا نہیں الغرض انجیل کے
چار قسم ہوا لازم آیا خدا کی انجیل عیسیٰ کی انجیل حواری کی انجیل زید عمرو کی انجیل اور تمہارا
یہ کہنا کہ (پھر وہ کونسی کتاب ہے جو منسوخ ہوئی) الا صالح خدا کی انجیل تھی جو منسوخ اور مفقود
ہوئی اور عیسیٰ کی انجیل کی تفسیر حواریون کی انجیل سے ہو کر وہ بھی حضرت عیسیٰ کے ساتھ آسمان
پر چلی گئی اب رہی حواریون کی انجیل وہ زید عمرو کی انجیل سے منسوخ ہوئی اب یہی دونون انجیلیں
موجود ہیں جو تمہارے روزمرہ کے وظیفہ میں ہیں اگر میرے کہنے کی تمہیں تصدیق نہیں ہوتی
ہے تو اپنے ہی گھر کی طرف سے تصدیق کرالو اکہارن صاحب فرماتے ہیں کہ ابتدا میں ایک کتاب
جب ارش وغیرہ تھی جسکی نقلیں مؤلفین انجیل کے پاس تھیں - فاضل نورتن اپنی کتاب
کے جلد اول کے دیباچہ میں لکھتا ہے کہ مسیح کے حالات میں ایک رسالہ ابتدا چھوٹا سا تھا ملک
جرمن نے اس قول کو خوب صراحتاً بیان کیا ہے کہ پہلی نقل سنٹ متی کے استعمال میں تھی
دوسرے سفر سنٹ لوقا کے تیسرے سنٹ مرقس کے استعمال میں تھی جرس سائب کلوپیڈ
جلد ۹ مطبوعہ لندن ۱۸۳۰ء میں ہے کہ قدما مسیحی ابا کر لفیل کو مانتے تھے الغرض ثابت ہوا
کہ عیسیٰ کے وقت خدا کی طرف کی کوئی کتاب ضرور تھی جسکی تصدیق یہ آیات مصدقہ میں نمبر ۳
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں وہ مشرکین جو بتون کو خدا جانتے تھے اور اہل
کتاب کی روش سے بالکل ناواقف تھے چونکہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں انکو ایک عجائبات
کی معلوم ہوتی تھیں اور یہ انکے گمان میں تھا کہ اولاد آدم میں کبھی یہ باتیں نہیں ہوتی ہونگی
الغرض ان مشرکین کو شک ہوتا رہا کہ تم لوگ تعجب کیا کرتے ہو اہل کتاب جو نصاریٰ و یہود ہیں ان سے
پوچھ لو اور جو تمہارا ان کتابون کو بھی نہ آدمیون کی کلام قیاس کرتے تھے باین وجہ جبر

ان کتابون کی طرف سے جو خدا کی طرف سے آئی ہین کتب
اترتا تہا اوسی قسم سے ان کتابون کی ... نہ کہ ناسخ منسوخ کا مسئلہ گہڑتا ہے ۔
وجہ جو قرآن شریف ... پرستی کو اعتراض کرتا ہے ... ہو اور آیات مصدق سو بہی
آسمانی کی تصدیق دہریت پرستی ... نہین جو بعض ذات تنزیل کی ناسخ ہو ... بعض آیت بعض آیت کی ناسخ ہے
نمبر ۴ پر تنسیخ کوئی ایسی چیز نہین ہوسکتی - دیکہو خود قرآن ہی مین بعض آیت ... نہین ہوسکتا - اسی
طرح از تنزیل معدوم نہین ہوسکتی ... کتاب مین عندامہ مصدق لما معہم نہین ہوسکتا
وکیا آیہ منسوخ مصداق لما معہم ... اور آیات مصدق سو یہ غرض ہے کہ یہ کتابین
بیان عطف تنزیل اوٹہ گئے ہو اور حکم اوٹہ گئے - یہ مطلب ہے کہ یہ حکم اپنے وقت یا شخص پر تہی وقت اور
خزل من امرہن فقط اور تنسیخ سے ... بہ گلستان ست ۔ اب جبکہ تمہنے اثبات
شخص اوٹہ گئے حکم اوٹہ گیا ۔ آن رہا کہ تو میری ... تمہاری منشا کی خلاف پڑ گئین سے اکہڑ گئے
مصدق لکہی ہین وہ سب تمہاری ہی کلام سے تمہاری منشا کے خلاف پڑ گئین
مرغ چمن خالی گلستان ہوگیا ۔ **قولہ** صفحہ ۱۵ احمد کی ہونے کی پیشگوئی کسی کلام خدا مین نہین
ہے جواب کہول دیتا ہون ذرا کان ادہر سے لگا ۔ ایسی تقصیر کدہی پر خبردار نہ ہو ۔
پہلے تم انجیل کو کلام خدا ثابت کرو پہر ہمسے ایک ایک کی جگہ سو سو گنوا لو - کیا تمکو خبر نہین
ہے کہ ہارن صاحب اپنی تفسیر مین لکہتے ہین کہ ۹۷ سے آخر مین یوحنا کی انجیل تصنیف ہوئی
اور آفتاب طلوع صداقت کے صفحہ ۲۱۲ مین مندرج ہے کہ سن تالیف ۳۰ ء یا ۳۲ ء تصنیف
ہوئی اور ریان کے صفحہ ۱۳ مین مذکور ہے کہ یوحنا کے آخری باب الحاقی نہین ہو اور ہرلٹ صاحب
کی کتاب جلد اول کے صفحہ ۲۵ مین خبر برفت نٹہ رصاحب کا دیتا ہے کہ وہ اس سے منحرف تہا - ابو
صالح نہین کا نام کلام خدا ہے ۔ بچہ در شکم ناش مظفر خان **خلاصہ تحقیق** جب یونان
اور روم کے علماء اور حکما کلیسا مین شامل ہوئی تو سابق کتابون مین جو کچہ رہی سہی تہین اور پیشینگوئیان
محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور نبوت عرب وغیرہ بیان تہا از سر نو نکال ڈالا اور دین مسیح کے عقاید
مین خلل آگیا اور نئی نئی کتابین بننے لگین اور دین مسیح کے عقاید مین اپنی عقل سے عقلی خیالات
اور علمی قیاسات ٹہونس کر اپنے لیے متعصبانہ چال چلنے لگے کہ اصلی صورت بالکل نہ رہی

جب وہی پاپا نے زور پکڑا اور تمام کلیسیاؤں پر حاوی ہو گیا تو یہودیوں کی مخالفت میں
توریت کا حکم بدل ڈالا اور اپنے خیالات کے مطابق تورات تصنیف کر لیا اور سبت کو
منسوخ کیا اور فصل عیدوں کے عوض میں مقدسوں اور شہیدوں کی عیدیں قائم کیں اور توریت
کی قربانیاں و کفارہ کی رسمی شریعت کو خلاف صلیب کی پرستش اختیار کی سوا اس کے
علاوہ ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ عرصہ اور بھی کلیسیا میں تاریکی چھا گئی اور ایسا حجاب
پر پڑ گیا کہ حق و باطل درستی و نادرستی میں امتیاز کرنا مشکل ہو گیا اور اس مصرع
کے مصداق بن گیا ہے گنگا گنگر چھپائی ہے جب ناپید کر بیسنا ہو۔ اب منصف انصاف
سے کہو جب اس طرح سے گم گشتہ ہو تو پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا نسبت
ثابت ہو سکتی ہے۔ الا ماشاء اللہ حضرات دیسی تو اشارۃً وکنایۃً زید بی عمرو کی تکمیل
ثابت کر دکھلاؤں تب تو بھی متی ۹/۱۵ یسوع نے انہیں کہا کیا براتی جب تک دولہا ان کے
ساتھ ہے اداس ہو سکتے ہیں لیکن وے دن آوینگے کہ دولہا ان سے جدا کیا جاویگا تب وہ
روزہ رکھینگے اور یہ بات ظاہر ہے کہ سوائے ملت محمدیہ بعد ارتفاع عیسیٰ کسی کی ملت
میں روزہ فرض کیا گیا ہے مرقس ۲/۱۹ و ۲۰ لوقا ۵/۳۴ و ۳۵ متی ۹/۱۵ آخر تک
ایضاً ۲۴ ... ایضاً ۱۵/۲۶ یوحنا ۱۴/۱۶ اور میں اپنے باپ سے درخواست
کرونگا کہ وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔ لفظ دوسرا
اور تسلی بخش کے پر صادق آتا ہے ایضاً ۱۴/۲۵ میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ ہوتے ہوئے تم سے
کہیں لیکن وہ تسلی دینے والا جو روح قدس ہے جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمہیں
سب چیزیں سکھلاویگا اور سب باتیں جو کچھ میں نے تمہیں کہیں ہیں یاد دلاوے گا روح القدس
اسم اور روح نبوت ہر اور مبعوث ہونا روح نبوت کا بعد عیسیٰ سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کون ہوا ایضاً ۱۴/۲۹ اور اب میں نے تمہیں اسکے واقع ہونے سے پیشتر کہا تا کہ جب وہ ہو
میں آوے تو تم ایمان لاؤ بعد اسکے میں تم سے بہت کلام نہ کرونگا اس لیے کہ جہان کا سردار

انجیل اور مجھ میں اسکی کوئی چیز نہیں (لطیفہ) ۱۸۰۰ کا ذکر ہے کہ میں قصبہ ... گیا ہوا اور وہان
وہان دسہرہ کا میلہ لگا ہوا تھا اور میں ہجوم طرف ... کی دکان کے سامنے کھڑے ہو کر
کہہ رہا تھا اور قصبہ کے بعض بعض ... پیچھے مولوی نور محمد صاحب برادر مولوی دین محمد
صاحب اور جناب پیجان ... صاحب بھی تشریف رکھتے تھے پادری جوالا سنگھ صاحب مولوی نور محمد
صاحب نے پوچھا کہ انجیل یوحنا میں جو لفظ سردار لکھا ہے آپ لوگ اسکا کیا مطلب سمجھتے ہین
جوالا سنگھ نے جواب دیا کہ ہم لوگ سردار سے مراد یہان شیطان سمجھتے ہین۔ اس پر بے لاحول
پڑھا بعد اسکے میں نے پوچھا کیون پادری صاحب تو عیسے اور شیطان ایک ہوئے۔ تو پادری
صاحب ذرا خفا ہو کر بولے کیون میں نے کہا اور اسی سردار کی نسبت حضرت عیسی فرماتے
ہین اور مجھ میں اسکی کوئی چیز نہیں) تو اس حساب سے برابر ہوئے تو پادری صاحب بجائے
ذرا غصہ ہوئے ایضاً باب ۱۶ بلکہ ایسے کہ میں نے ایسی باتین تم سے کہیں تمہارا دل غم
سے بھر گیا لیکن میں تمہیں سچ کہتا ہون کہ تمہارے لیے میرا جانا فائدہ ہے کیونکہ اگر میں
نہ جاؤن تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آوے گا پر اگر میں جاؤن تو میں اسے تم پاس بھیجدون گا
اور وہ آکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہراے گا۔ رسول کے اعمال
کے باب اول لیکن جب روح قدس تم پر آوے گی تم قوت پاؤ گے اور یروشلم اور سارے یہودیہ و سامریہ میں
بلکہ زمین کی حد تک میری ہوگی۔ یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب کے وقت میں گذر گیا فبای حدیث
بعدہ یومنون۔ مرقس باب اول اور منادی کرتا تھا کہ میرے پیچھے ایک مجھ سے زور آور آتا ہے
اور میں اس لائق نہیں کہ جھک کے اسکے جوتون کا تسمہ کھولون رفع شبہ بعض عیسائیون
کا یہ قول ہے کہ یہ پیشین گوئی یوحنا کی ہے مسیح کی نسبت سو اسکا جواب چار طرح پر ہے اول
یہ کہ میرے پیچھے سے مراد یوحنا کا انتقال ہے کیونکہ مکان یردن میں دونون سے رو نمائی ہوئی
تو ایسی صورت میں پیچھے کے لفظ چسپان نہیں ہوسکتا دوم یہ کہ حضرت عیسے یوحنا سے
چھ ماہ کے چھوٹے ہین لوقا باب اول فرشتے نے جواب میں اس سے کہا کہ روح قدس

تجھ پر اتریگی اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھ پر ہوگا اسی سبب سے وہ قدوس بھی ہے جو پیدا
ہوگا خدا کا بیٹا کہلائیگا اور دیکھہ تیرے رشتہ دار الیسابات کو بھی بڑہاپے میں بیٹا ہونے
والا ہے اور یہ جو بانجھ کہلاتی ہے چھٹا مہینا ہے کیونکہ خدا کے آگے کوئی بات انہونی
نہیں۔ جب اس آیت سے ہم عصریت واقعی ثابت ہوگئی تو ایسی صورت میں پیشگوئیت ناجائز
ٹہری۔ سوم یہ کہ حالت طفولیت میں جو جو اعجاز حضرت عیسے سے ظہور ہوئین اور شہرہ
ہوئین وہ یوحنا سے نہین ہوئین اور ولادت عیسے بدون پدر خود شادی سے بڑھکر
ہے پہر شادی کی ایسی کیا ضرورت پڑی تہی باوجودیکہ ایک جگہہ کے باشندے اور رشتہ دار
چہارم اور یہ کہ پیشگوئیت کی شرط کو ہم عصریت اور رشتہ داری خاک میں ملا دیتی ہے
اور بقول شخصے من تراحاجی بگویم تو مرا حاجی بگو کا مصداق ہوجائیگا بالفرض تہوڑا
دیر تسلیم بہی کیا جاوے تو اس جگہہ کیا مطلب نکلیگا مرقس باب اول ۱۴ پہر یوحنا کی گرفتاری کے
بعد یسوع نے جلیل میں آ کر خدا کی بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کی۔ اور یہ پہر کا
لفظ کیا فائدہ دیتا ہے۔ ابو صالح بولو نہی جے کادم پہرو۔ ورنہ مجہ سے سنو۔ پہر کا لفظ اس
امر کا شاہد کہ دونو ملکر کسی بڑے شاہنشاہ قدسی صفات کی پیشینگوئیت کی منادی کر رہے ہیں
جو انکے رشتہ دار اور ہمعصر نہین ہیں بلکہ پانچسو برس بعد کی حالت ہو الغرض نہ
ہونا انجیل کا کلام خدا تمہاری ہی گہر سے دکہلا دیا گیا اور ماشاء اللہ پیشینگوئیت محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثابت کر دکہایا اب تو کچہ تمہارا عذر باقی نہ رہا فقط **قولہ صفحہ ۱۷**
چند ثبوت تحریف قرآن کے محمدیوں کا دعوی ہے کہ قرآن جیسا نازل ہوا ویسا ہی آج
تک بغیر کسی تغیر و تبدل کے باقی رہا حالانکہ یہ جہوٹ ہو وجوہ اسکے یہ ہیں نمبر (۱) اقراء ہم
نمبر ۲ شیعہ و سنی نمبر ۳ حضرت عائشہ کانت سورۃ الاحزاب نمبر ۴۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت مین قرآن جمع نہ ہوا نمبر ۵ قرآن کے الفاظ بہی عثمان نے بدلوا دیے نمبر ۶-
عثمان نے زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن حارث کو قرآن یاد کردہ کو تو

[illegible] قرآن میں [illegible] کا اختلاف ہو تو [illegible] سبب [illegible]
[illegible] ہے [illegible] بہتر ہم سے [illegible] اور تواتر
کیا اور [illegible] جواب محمدیوں کا دعوی [illegible] (۲) القائے الفاظ
میں [illegible] اختلافات ہو جواب [illegible] ایک القائے علوم غیب
غیب طرق القائے کے [illegible] اولاً القائے علوم غیب [illegible] ہو کر مرجع ہوتا ہے علوم
(۳) القائے کلمات [illegible] اگر زبان پر جاری ہو کر قوت خیالیہ میں بسط و ترتیب
خیال کے [illegible] سے الفاظ کے پیرایہ میں [illegible] راہ پکڑتی ہے اور القائے
ہو اور کے کلمات [illegible] سے عبارت کی گنجائش ہو کر تعلق سے نیچے مقام پر تنزل
عالم غیب سے قریب ہو کر القائے الفاظ پر ترقی پکڑنے [illegible] کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے
کے [illegible] تخیل میں داخل ہوتا ہے اور یہ القائے اولی العزم پیغمبر کے ساتھ
جیسے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] جیسے اگلے انبیا پر وحی کتاب الٰہی تختیوں پر لکھی
ہوئی اور پتھروں پر حروف کھدی ہوئی پہونچتی تھی اور حروف صور جو عالیات کا ایک موج
القدس سے بجائے تختیوں [illegible] صفحہ خیال کو مقدس بنا کر حرفوں کے صورت کو منقش کر دیتا
تھا اسلیے اس قسم کا القائے بہ نسبت قوائے بشریہ کے بوجہ عدم تحقق و تحصر نہایت نادر و
غریب تھا نا جاب بعضے اوقات واسطے امتحان اور عادت کروانے کو کوئی کلام مرتب القائے
ہی ہوتا تھا اور بعضے کلام مخفی خیال میں ہی رہنا منظور نہ ہوتا تھا جیسے دہنوں کو ابتدا
تعلیم میں نئے نئے نمونے اور عجائب مسودے ذہن سے نکالے ہوئے اور قاعدہ بہجا کے
سکھلائے جاتے ہیں تا کہ صورتیں حرف کی ذہن نشین کریں کچھ اور مطلب نہیں ہوتا اسیطرح
اقرأ باسم ربک الذی خلق خدا نے پہلے جبل فرمایا اور سے پھر تاکید فرمایا سنقرئک فلا تنسی
الا ما شاء اللہ یعنے قریب ہے کہ پڑھا دیں ہم تجھ کو پس نہ بھولیگا تو مگر وہ کہ چاہے اللہ بھلانا یعنی جو
ایکبار سلسلہ وار منزل نہ سنایا جیسے مضطر جو دیکھا تو یکایک وہ مضطر ہو گئے ایکبار
ہے - جواب نمبر ۲ - ہر فرقے کے منصفین پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ دشمن کی شہادت
نامقبول ہوتی ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ فرقہ شیعہ باغ فدک کی بابت حضرت ابوبکرؓ اور عثمانؓ

سے کس قدر جلد برپا کیا فنظر ان القصة و القرآن الحکایة علی سبب شافیة ۔ الدین محض
دنیوی تھی جسکا غبار ہنوز جلا جاتا ہے لہذا انکی اور دین کی تو ایسی ہی مدا ہی تباہی کرنے
کی باتین کتابت وحی مین درآ دیا کو اور یہی نفاق کی بنیاد قائم ہو جائے ۔ جواب نمبر ۲ منسوخ
ہونا یا فراموش کرنا یا متروک کتابت کرنا چند طریق پر ہے اول یہ کہ ما ننسخ من آیۃ سے
جس چیز کو ہم منسوخ کرتے ہین کسی آیت قرآن سے تو حکم اوسکی موقوف کرتے ہین اب اسکی
دو صورت ہین کسی کی تلاوت باقی رہتی ہے اور کسی کی باقی نہین رہتی جسکی تلاوت باقی نہین
لیکن وہ بھی زبان پر بعض صحابہ کرام کے یاد رہیں جو آجتک صد ہا آیتین موجود ہین بلکہ اس
بابت مین ایک کتاب بھی جدی ہے اور جب صحابہ کرام کو کسی آیت کے منسوخ ہونیکی خبر ملی اور
بروقت تلاوت یاد کردہ آیت نہ پاتے تو کاتب وحی سے دریافت کر لیتے اور دوسری یہ کہ جو
آیت منسوخہ کہ تلاوت مین باقی رکھی گئی ہے وہ بوجہ فضیلت و ثواب و عبرت ہست و تاثیرات
باطنی کے لیے مگر عدم اجرای احکام رہتا ہے رموزات واضح رہے کہ جو احکام اللہ
کی لوح محفوظ مین لکھے ہوئے ہین خواہ جنس احکام تکوینیہ سے ہون خواہ جنس احکام شرعیہ سے
دو حال سے خالی نہین یا خاص ہونگے یا عام یعنے خصوصیت انکی یا بنسبت اشخاص کے
ہے کہ وہ احکام انہین شخصون کے واسطے ہین دوسرون کے لیے نہین یا بنسبت خصوصیت
کسی زمانہ کے کہ اسیوقت مین موجود ہون اور دوسرے وقت مین موجود نہ ہون پس جو کہ خاص
ساتھ اشخاص کے ہین تا بقای اشخاص کے باقی رہتی ہین اور بعد اسکے منسوخ ہوجاتی ہین
عام اسکے کہ متروک کتابت ہو یا باقی تلاوت اور جو کہ خاص ساتھ کسی زمانہ کے ہین
تا باقی رہنے اسی زمانہ تک وہ بھی باقی رہتے ہین اور بعد گذر جانے اس زمانہ کے موقوف
ہوتے ہین خواہ وہ زمانہ گذرنیوالا قلیل مثلاً احکام منسوخہ قرآن کے خواہ طویل مثلاً احکام
اگلی شریعتون کے اور جو احکام عام ہین وہ بالکل قابل تنسیخ کے نہین تا ابد الآباد باقی
اور برقرار رہتے ہین جیسے احکام شریعت شرک و زنا و لواطت و چوری وغیرہ وغیرہ و اب

اس بیان سے صاف ظاہر ہوا کہ نسخ میں احکام کے خواہ کوئی ہوت خواہ مخصص ہے تغیر اور تبدیلی
علم الٰہی میں نہیں آئی بلکہ تبدیل اور تغیر ہمارے ذہنوں میں بھی حادث ہے کہ نقص ہمارا ہو
کہ ست علم کی ہمکو معلوم نہیں اور غلط فہمی سے ہم علم کو مستمر اور جیسے جیسے اطلاع ہوتے ہیں
اور ہر چند احکام میں کوئی کے یہاں میں تغیر اور تبدیل تمام چیزوں کی ہوتی رہتی ہے جا گو
انکار اور عمل شر کا نہیں ہے دیکھو کہ ہر شخص بنی آدم سے تغیر صحت کا ساتھ مرض کے ایک
بدن میں اور تغیر تونگری کا ساتھ فقیری کے ایک شخص میں اور تغیر غلبہ کا ساتھ مغلوبیت کے
ایک قوم میں اور زوال دولت و سلطنتوں کا کبھی کسیقوم کے پاس پھر وہی کسی اور قوم کے
پاس میں ایسے ہی آبادی اور ویرانی الحاصل باعتبار مختلف ہونے مصلحتوں اور اصولوں کی
اور زمانہ کے اختلاف احکام کا حاصل ہوا کیونکہ جب مختلف کونی و شرعی ہوئی تو حکمت حکم
فرعی کی بھی جدی جدی رنگ میں ظہور پکڑے اور جب حکمتیں مختلف ہوئیں تو احکام بھی موافق
انہیں حکمتوں کے ہونگے دیکھو ایذا کے جہت سے ضرب یتیم حرام ہے اور تادیب کی جہت سے
مباح غرض تنسیخ مستلزم بدا کو اسوقت ہوتا ہے کہ اتحاد فعل کا اور اتحاد درجہ کا اور اتحاد وقت
کا اور اتحاد مکلف کا سب متحقق ہوں جس قدر تم نے تحریف کی دلیلیں لکھی ہیں وہ ایک بھی
تحریف کی نہیں بلکہ وہ سب صورتیں تنسیخ کی ہیں یا قوم او ننسہا یعنے یا فراموش کرا دیویں ہم
اس آیت کو پیغمبر کے دل سے اور دوسرے قاریوں سے یہانتک کہ الفاظ بالکلی یاد نہ رہیں کبھی
کوئی آیت کبھی کوئی سورہ پھر عوض میں لا سکے۔ نأت بخیر منہا یعنے البتہ لاتے ہیں ہم بہتر
اس آیت منسوخہ یا فراموش ہوئے سے او مثلہا یا مانند اوس آیۃ منسوخہ یا فراموش شدہ
سے نہایت خوبی کے ساتھ بس اسی میں تمہاری کل نمبر وار کا جواب نہایت واضح طور پر ہو گیا
اب دوبارہ اعادہ کرنا تمہارے نمبروں کی ضرورت نہی اور اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ قرآن پاک
میں سوا ناسخ منسوخ کے تحریف مطلق نہیں ہے بلکہ تمہارے یہاں تو تحریف پیٹ بھر موجود
ہے یوحنا ۲۰/۳۰ اور بہت سے معجزے جو اس کتاب میں لکھے نہیں گئے یسوع نے جو اپنے شاگردوں

کے سامنے دیکھا مین الغرض مطلق چھوڑ دیا اور معلوم نہین کسقدر چھوڑ دیا اور اسکے لفظ کو
معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا شاگرد نہین ہے۔ اور سیاق کلام سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مت
اور اسکے بعد انجیل یوحنا تصنیف ہوئی ایضاً آخر باب پر اور بہی بہت سے کلام مین جو یسوع
نے کیے اور اگر وے جدا جدا لکھے جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکھی جاتین دنیا
مین نہ سما سکتین۔ ایا ضعف کی دلیل پر دنیا کے غور کیجیے اور انجیل کے ابطال کو دیکھیے اور خود
اسکی زبان کو اقرار کرتا دیکھیے کیسی سخت تحریف ہوئی اصل مین اسنے ایک دم چھوڑ دیا۔ اب
ابو صالح تم۔ نفقا فی الارض او سلما فی السماء یعنے اگر موقعہ ملے تو زمین مین سوراخ کر دیا
آسمان پر چڑھ کے حضرت عیسے سے جواب لکھواؤ **قولہ صفحہ ۱۲** قرآن کی مثل قرآن ملکہ اسی
عمدہ بنی نمبر ۱۔ فیضی فیاض نے قرآن بے نقط زبان عربی تصنیف کیا نمبر ۲۔ مزوار کہتا ہے
کوئی حسابات پر قادر ہین کہ قرآن کی مثل فصاحت اور بلاغت مین کلام بناوین نمبر ۳ سحبان
وائل فصاحت و بلاغت مین ضرب المثل ہے نمبر ۴ محمد نام ملک یمامہ کا ایک قرآن نہایت
فصیح بلیغ سنائی نمبر ۵ سجاح بنت حارث تمیمیہ نے قرآن کہی نمبر ۶ اسود عنسی نے قرآن کہی الخ
جواب کیا اتنی بہی فلان وفلان کو خبر نہ تہی کہ اپنی سچائی ظاہر کرنے اور پی امتحان تیرہ سو
برس کو۔ فاتوا بسورۃ من مثلہ کا ڈنکا پیٹا جا رہا ہے کہ لاؤ فیاض لاؤ مزوار لاؤ سحبان
وفلان وفلان لاؤ اسود عنسی ایک سورۃ ایسی کلام سے کہ ادنی درجہ اسکا ایک آیۃ ہو اور فصاحت
اور بلاغت مین مانند اسکے ہو اور ہر ترکیب اسکی ترکیبون مین سے اپنے موقع پر ہوئی ہو اور
ہر تشبیہ اور مجاز اور ہر کنایہ اسکی حسن لطافت سے مثل اسکے ہو کہان کوئی بہی تو نہین لایا نہ تو
کوئی کالی کرشتی سے اور نہ کسی کالی کرشتی سے آباواجداد سے گہر مین نہین واسطے
ہوا چلی ہو جانے ÷ اور دعوے اسقدر فلان نے یون کہا اور ڈہمکو نے یون کہا ہے
رہین جہوٹے خواب دیکہین مجنون کا۔ قرآن پاک کی عبارت کی خوبی ختم کیا جاتو سے جیدانہ
بوزن لذات ادرک۔ عبارت قرآن تنافر الفاظ اور وحشت کلام اور ترکیبون کی انغلاق

سلامت ہو اور چند موانع موجود اول موانع بعض موانع سے یہ ہے کہ عرب کی فصاحت یا اوس
کی اکثر ان چیزوں کے وصف میں ہوتے ہیں کہ دیکھی اور سنی ہوں مثلاً شتر اور گھوڑے و غلام و
لونڈی و زن و فرزند و بادشاہت و جنگ و لوٹ وغیرہ کی اور اس کلام پاک میں ان چیزوں
کا ذکر قدر قلیل ہے زیادہ اس کلام میں ذکر ان چیزوں کا ہے کہ کسی نے انکو نہ دیکھا اور نہ سنا
ہے اور ایسی چیزوں کے بیان میں رعایت تشبیہات دقیقہ اور استعارات جلیلہ کے قدرت کسی
فرد بشر کا نہیں دوم موانع بعض موانع سے یہ ہے کہ اس کلام میں رعایت طریق صدق کی
اور پرہیز کرنا کذب سے کمال درجہ کا موجود ہے اور باوجود اسکے فصاحت کاملہ بھی اسمین
پائی جاتی ہے اور اور نظم اور نثر میں اگر رعایت صدق و احتراز کذب و مبالغہ سے کیا جاوے تو
رکاکت اور خساست پیدا کرتی ہے اسیواسطے یہ قول مشہور ہے احسن الشعر اکذبہ جسقدر
شعر میں زیادہ مبالغہ و کذب ہو اسیقدر لطف پیدا کرتا ہے سوم موانع بعض موانع سے یہ ہے
کہ کوئی شخص خواہ شعر کی تالیف کرے خواہ نثر کی جسوقت اپنی کلام میں قصہ کا باندھنا یا
مضمون مکرر کا کرے لامحالہ اسکی کلام میں پہلے سے دوسری بار میں حسن کم ہوتا جاتا ہے اور
نقصان قبول کرتا ہے بخلاف قرآن شریف کے کہ جس جگہ تکرار فرماتا ہے زیادہ لطف پایا جاتا
ہے چہارم موانع بعض موانع سے یہ ہو کہ کلام جسوقت طویل ہوتا ہے رعایت فصاحت و بلاغت
کی اسمین بہت دشوار پڑتی ہے اور ضروری بعض جگہوں میں اعلے رتبہ سے گر جاتی ہے اور یہ کلام باوجود
اس طول کے کسی جگہہ درجہ اعلے سے نہیں گری پنجم موانع بعض موانع سے یہ ہے کہ مضامین
اس کلام کے واجب کرنا عبادت شاقہ کا ہے اور حرام کرنا لذتوں اور خواہشوں نفسانی کا اور
برانگیختہ کرنا آدمیوں کا دنیا کی بے رغبتی پر اور خرچ کرنا مال کا اور صبر کرنا مصیبتوں پر اور یاد کرنا
موت کا اور توجہ کرنی طرف آخرت کے اور ظاہر ہے کہ ان امور کے بیان کرنے میں دائرہ بلاغت
کا تنگ ہوتا ہے ششم موانع بعض موانع سے یہ ہے کہ جو نظم یا نثر بنانے والا ہے بعضے مضمون میں
دخل زیادہ رکھتا ہے بعضے بیان میں حسن معشوق کی قدرت تمام رکھتے ہیں اور بعضے علم

وغیرہ میں بعضے قرآن کے بعضے ہجو کے جیسے امراء القیس و مسیلمہ کذاب و عمرو بن کلثوم
میں ہجو و ... کے صفت میں بے نظیر ہے اور نابغہ ذبیانی کا مضمون خوب بلند تھا اور اعشے
مجلس شراب و طرب و رقص و تماشہ کے خوب بیان کرتا تھا اور زہیر عرض مطلب اظہار علم میں
نشست خوب رکھتا تھا اور قرآن پاک ان سب علوم سے عمدہ ہے حقیقتہً سوائے بعض موانع سے ہے کہ کلام
میں سب یک علوم کی ہے مثل علم عقائد و علم مناظرہ واسطے دین باطل کے علم اصول فقہ
علم فقہ علم احوال علم اخلاق وغیرہ اس قسم کے جو محض بیان کرتے میں اور بلاغت اختیار کرنے
میں مقصود کس قدر کلام ہے اگر تمام جہان میں اسکے تتبع طلب کیا جائے تو کسی سے کچھ نہ بن پڑے
اسکے مطلع اور مقطع پر تمام ساکنان روئے زمین سے سنجوز سوال کیا ہے ع ہمارے
سامنے بلبل نکات عشق کیا جانے ٭ ابھی تو طفل مکتب ہے پڑا تو نے گلستان تک ٭ علاوہ
اسکے تناقض اور اختلاف سے مبرا و پاک اور مشتمل خبر غیب پر باوجود ہمارے حضرت محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کے امی محض ہیں مطالعہ کتاب کی یہ باتین بجز تائید غیبی و قصہ ہائے قرون قرن کا اور
رجوع کرنی تواریخ کی بالتفصیل اور خبر آئندہ کہیں صراحتاً اور کہیں بہ اشارتاً کیا مجال تھا جو
زبان دیتے اور فیضی فیاض و فرزدق و سحبان و سجاح و سعود عنسی اگر اس قابل ہوتے کہ بمقابلہ قرآن
شریف بمقدار ایک آیت مثل اسکے لا دیتے تو انکی فصاحت اور بلاغت کا چراغ گم نہ ہوتا
اب یہ ہمارا قول کہ قرآن کی مثل قرآن بلکہ اوس سے عمدہ نبی محض گو خر ہو گیا ع تو چہ دانی
زبان مرغان را ٭ کہ ندیدی گہے سلیمان را ٭ قولہ اجتماع حروف متجانس واسع وہم
علیم دو عین و فجعل لعنت اللہ علی بکن بین دو لام فاش غلطی پائی جاتی ہے یہ مخل
فصاحت ہے جواب میں کہتا ہوں کہ اجتماع حروف متجانس مخل فصاحت کلمہ میں ہوتا ہے
نہ کلام میں اگر واسع و فنجعل ہوتا اور پھر مخل فصاحت نہ ہوتی یہ دلیل ہے کہ واسع میں
تنوین ہے اور یہ اجنت (نون) ہے باین وجہ کہ یہ حائل ہے درمیان دو عین کے اور جعل میں
دونو لام پر فتحہ موجود ہے اور یہ مانع ثقالت ہے جو قرب فصاحت ہے ع میان تو چھوڑ یہ باتیں

اور بانون کی سی قولہ صفحہ ۴۲ قرآن کے اندر جہوٹ باتین بہی ہین جواب کیون بابا کسو تمکو
بہی کچہ دور کی سوجہی کیا تمنے بہی قرآن پاک کو انجیل سمجہ لیا ہے جسمین یہی بہیا جو تمہر
مین الکہون جہید ہے کہ تم ہماری تعلیم کہو سکتے ہین متی ۱۶ باب تب اس نے اپنے شاگردون کو
علم کی کئی کسو سے نہ کہنا کہ مین یسوع ہون ۔ اور صاحب دیکہو تو سہی کیسے بڑی جہوٹ بات انجیل
تعلیم دے رہی ہے واہ خوب سے بہوتے بکتی ہین انکو آم شرتے ہین خروج ۳ باب ۱۸ ورس
وغیرہ ۵ باب وغیرہ مین تعصب کی پٹی کہولکر دیکہو تو سہی بیشک موسی اور تمام اسرائیل سردارون کو خدا
تعالی کا تعلیم کرنا کہ تم فرعون سے جاکر کہو کہ ہم سے خدا نے ملاقات کی ہے اور ہم چاہتے ہین
کہ سب اسرائیلی تین روز کے رستہ پر جاکر اپنے خدا کے لیے قربانی کرین اور حالانکہ اصل مقصد
قربانی کرنا نہ تہا بلکہ مصر سے نکلجانا مطلب تہا خدا نے کیسی جہوٹ بات اپنے نبی کو سکہلایا اور
رب باری کی تعلیم لوقا ۹ باب ۲۰ تب اس نے ان کو کہا تم کیا کہتے ہو کہ مین کون ہون پطرس نے کہا تو
مسیح ہے تب اس نے انہین تاکید کی کہ میری بات کسی سے مت کہو مرقس ۸ باب ۳۰ تاکید کی
کہ میری بات کسی سے مت کہو علاوہ اسکے پولوس صاحب فرماتے ہین میری جہوٹ کے سبب سے
خدا کی سچائی اسکے جلال کے لیے زیادہ ظاہر ہوئی ہم کیون برائی نہ کرین تاکہ بہلائی نکلے
لیجیے صاحب واہ خوب اچہی بہلائی نکلتی ہے سبحان اللہ کیا کہنا ہے ماشاء اللہ چشم بدور
دہڑا دہڑ رومیہ ۳ باب ۷ و ۸ پس یہان سے صاف ثابت ہوگیا کہ ملت مسیحی کی بنیاد جہوٹ
پر ہے اور جہوٹ بول بول کر لوگون سے برائی کے ساتھ پیش آنا واجب العمل ہے یہ نرم تمکو
مبارک ہو ہم تو چلتے ہین ٭ **قولہ** صفحہ ۴۲ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد
الحرام الی المسجد الاقصے حالانکہ اسوقت بیت المقدس نہ تہا **جواب** بہاگ کر عاشق
شیدا کہان جاؤگے ٭ قدم آہستہ رکہو ٹہوکرین کہاتے نہ چلو ٭ بیت المقدس جسکو مسجد
اقصے اور مسجد ایلیا بہی کہتے ہین اصل اسکی یہ ہے کہ زمانہ صحابہ مین جہان اب صخرہ ہے
جبرئیل پڑہ جاتے تہے نذرین لاتے تہے جب وہ ہیکل بگڑ گئی بنی اسرائیل نے اس جگہ کو

انکی بنیاد کا ٹہیر دیا اسد تعالی نے وہی ہے جگہہ کو حسین فرمایا تہ مین موسی علیہ السلام کے
ایک قبہ بنا کر اوس مین الواح توریت جو تابوت کے اندر تہے رکہی پہر داود علیہ السلام اوس کا
بنانا چاہا او بنا تمام نہ ہوئی سلیمان علیہ السلام کو وصیت کی اونہون نے چار برس بعد آپ کی
وفات کے اور پانسو برس بعد موسی علیہ السلام کے اسکو بنایا چاندی سونا پیتل وغیرہ بہت
سا اس مین لگایا سونے کی کنجی بنائی اسکی پشت پر تابوت رکہنے کو ایک قبہ طیار کی قبلہ
جسکا مشرق رو تہا اٹہہ سو برس بعد بخت نصر نے اسکو ویران کر دیا توریت اور عصا کو جلا دیا
ہیکل کو گلا ڈالا پتہرون پر پہینکدیا پہر حضرت عزیر نے اسکو بنایا یہی تہے یہود کو بہمن
نے انکو مدد دی مگر بنا سلیمان علیہ السلام سے کم کر کے اسکے حدود مقرر کیے پہر ملوک یونان
و روم اسکے آو بہگت کرتے رہے یہانتک کہ ہیرودس نے اسکی بنائی سلیمان علیہ السلام
پر بنایا اور چہ برس مین پورا کیا بعد اسکے طیطوس رومی نے غلبہ پا کر اسکو برباد کیا جب روم
دین مسیحی مین آئے اسکی تعظیم کرنے لگے قسطنطین کے مان نصرانی ہو گئی تہی قدس مین
تلاش اس لکڑی کے آئی جسپر گمان نصاری مین عیسی مسیح سولی دیئے گئے تہے کوڑے کچرے
کے نیچے سے اسکو ڈہونڈہ کر نکالا اس جگہہ کنیسہ بنایا اس خیال پر کہ یہ جگہہ انکی قبر کی ہے اور اسکے
برابر ایک گہر اونکی ولادت کا بنا دیا گیا اس سے ثابت ہو گیا کہ جاے بیت المقدس مکان ہو خالی
بناہم یہ پوچہتے ہین کہ تم اپنے باپ کی قبر پر جو منہدم اور بالکل مسمار ہو گئی ہو زیارت کے لیے
جاؤ اور تم پوچہے جاؤ کہ کہان گئے تہے اور تم جواب مین کہو کہ مین اپنے باپ کی قبر کی زیارت کو
گیا تہا تو یہ تمہارا کہنا جہوٹ ثابت ہوگا + کوٹہے کے رہنے والے زینہ آرہے ہے + آہستہ
آہستہ اپنے قرینہ پہ آرہے ہے + کرسٹی جال اپنی ہماری قرآن پاک مین بہی لگے ڈہونسنے **قولہ**
صفحہ ۲۵ و مریم بنت عمران التی احصنت فرجہا فنفخنا فیہ من روحنا یہ بالکل ہی
بات ہے اور بلا دلیل کہ اسکی شرمگاہ مین روح پہونکدی **جواب** جو شخص خدا کو انسان
اور انسان کو خدا سمجہے اسکے نزدیک کیون نہین واہی بات ہوگی کیونکہ تمہاری تعریف

بین خدا صاحب اتنی تعصب کیا جاتا ہے تو کیون نہین داؤدی ہوگا اور یہ نہین جانتے خلق
اللہ کو داتا کی اسکی صفت سے اپنی صورت مین داؤدی نہین ہوا اور نہ ہوئیگا تو داؤدی ہوگیا کتاب
یسعیاہ باب ۳ آیۃ ۱۶ و ۱۷ جنھون کے بیٹیون کی چاندیون کو گنجی کر ڈالیگا اور خداوند ان کے
اندام نہانی کو اوگھاڑیگا بیان مبارک ۱۰ جگہہ ہاتھ لگانا ہی مخفی نہ رہے کہ خداوند تعالی اپنے
تمام افعال متصرفہ و اقوال مختلفہ بلا واسطہ ٹھہئے ہر جگہہ قرآن پاک مین بیان فرماتا ہے اگرچہ
احادیث نبوی سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر کام کے لیے ایک ایک فرشتہ مقرر ہین اور کسی کو تعالٰی
ہر آیۃ قرآنیہ ہی مظہر ہے مگر خاصہ قدرت کا ان اللہ علی کل شی قدیر اسی کو شایان ہے
یہ منصب کسی کو عطا نہین تم تو اسکی دلیل تلاش کرتے ہو انجیل کے نسب نامہ کی کیا دلیل ہے
یسوع بیٹا خدا کا اس کے باپ اور داؤدی کی کیا دلیل ہے اور خدا نے کب مریم سے شادی کی اور
ہمبستر ہوا اور خدا کا بیٹا ہوا وہ باپ ہوئے مین داؤدی نہین روح ہو نکدی تو داؤدی ہوا
متی کی پہلا باب مسیح ابن داؤد۔ مریم کے دو شوہر خدا اور داؤد۔ اسمین داؤدی نہین اور اسکی
کیا دلیل متی ۱-۶ آیت اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا ۱۶ آیۃ اسے یوسف ابن داؤد اور
متی ۲۳/۱۳ و ۲۰ و ۲۳ مسیح بیٹا داؤد کا لوقا ۳/۲۳ مسیح یوسف کا بیٹا وہ ہیلی کا۔ ان گیتون اور
داؤدی کی کیا دلیل ہے اور مریم کا قبل جماع حاملہ ہونا اور بعد مخطوبہ عروس کے کنواری ہونا اس
گپ اور داؤدی کی کیا دلیل ہے تم اگر اسکی دلیل بتلا دو گے تو ہمسے ایک کی جگہہ سو سو سن
لوگے انشاء اللہ سہ خفاش سیہ باغ کے کہا کر اور گل چلی ٭ یہی سمجہ لو فنفخنا فیہ من روحنا
تمہارے عقیدہ ابن اللہ کی تردید مین ہے کیونکہ ہماری محاورہ مین روح امر ربی کو بولتے
ہین چنانچہ صریحاً ارشاد حق ہے قل الروح من امر ربی اور ابنیت تناسل کے محاورہ مین
مصطلح ہے باین وجہ حضرت آدم علیہ السلام کے نسبت ابن نہین رکہا گیا حالانکہ وہان بھی
روح ہی کے ساتھ مناسبت رکھی گئی ہان البتہ انصاف یہ ہے کہ جبکہ فقط روح کی وجہ سے
عیسے ابن اللہ کہا گیا تو بدرجہ اولی ابن اللہ کے مستحق آدم ہے کیونکہ آدم مصنوعی ہے

اور آدم کے ابن اللہ کی استحقاق سے

اور خلاف طبعی تعلق سے پاک اور عیسیٰ مولود مخلوق طہارت سے اور آدم کے ابن اللہ کے مستحق ہونے کی اس

سے ہے کہ وہ حصول نوع انسان کا اور عیسیٰ شافع ہے ان کا اور آدم ابن اللہ کے مستحق ہونے کی اس

سے ہوئے کہ وہ منبع آبادی دنیا ہے اور عیسیٰ سے پیدائش ابنیا کی اور یہ سب تین بیٹے ہیں علاوہ

نہیں ہیں الغرض خدا میاں کے خاص طرح دو بیٹا اور ایک حوا بیٹی اور ایک مریم جورو ہوئی

نعوذ باللہ سبحانک ہذا بہتان عظیم قولہ صفحہ ۲۰ انا اول المسلمین۔ انا انزلنا التوراۃ کیونکر

ہوسکتا ہے **جواب** یوں ہوسکتا ہے کہ جب پوری آیت دیکھو وہ یہ ہے لا شریک لہ و

بذلک امرت وانا اول المسلمین اس مقام پر خدا تعالیٰ نے تعلیم خاص خاتم النبیین کو بمقابلہ

کفار بجہت مبالغہ کہ میں اول مسلمان ہوں فرمایا اس واسطے کہ اسلام نبی کا مقدم چاہیے اسلام

امت پر اور از روی خبر کے چند آیتیں آگے پیچھے ایک ہی جگہ ہیں انا انزلنا التوراۃ۔ و

کتبنا علیہم۔ وقفینا علی آثارہم اس میں حج وتوج کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں ہے

تم پھر دوبارہ اور غور سے دیکھو اوسے دیکھ اے دل نہ چھیڑ قصۂ زلف + کہ میں پیچ وتاب کی باتیں

نمبر ۴۔ تواریخ سے علاقہ رکھتا ہے جس سے ہمکو مطلق واقفیت نہیں نمبر ۵۔ یہ متعلق عقائد

اہل سلفیوں کو ہے تم آج کے کرشتی انجیل تک کی تو انشائیت ہی نہیں قبول نخشے آج

کے جوگی جو ترجٹا۔ بے تہذیبی کا گھر باجالی لیکر بیٹھے ہو تم کیا جانو نمبر ۶ انشاء اللہ آگے چلکر

اپنے موقع محل پہ دہری اوڑائی جائیگی **قولہ صفحہ ۲۷** وقالوا اتخذ الرحمن ولدا۔ سراسر بیجا

ہے **جواب** لوجی ابھی تم اپنی شروع تحمید میں اپنی آپا بولی بول آئے ہو وہ ابن اللہ اللہ

لاباس فیہ عند المصداق۔ تمہارا ہی منہ اور تمہارا ہی تھپڑ۔ لوقا صاحب کو دیکھو ۳ باب کے

آخر میں جب کرسی نامہ لکھنے بیٹھا تو ۳۸ آیت میں لکھتا گیا ہے۔ قینان بیٹا انوس کا وہ

بیٹا سیت کا وہ بیٹا آدم کا وہ بیٹا خدا کا۔ لوقا صاحب کے حساب سے خدا کے دو بیٹے بخوبی ثابت

ہو گئے اب رحمن ولدا میں کوئی شک باقی نہ رہا اب سنیے **مرقس** ۱۴/۶۱ و ۶۲ سردار کاہن

نے اوس سے پوچھا تو مسیح اس مبارک کا بیٹا ہے یسوع نے اس سے کہا میں وہی ہوں **متی**

۴۳ اب تو ہمکا خدا اوسکو چھوڑ دے کیونکہ وہ کہتا تھا کہ مین خدا کا بیٹا ہون متی ۲۶ تب
سردار کاہن نے اوس سے کہا مین تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہون کہ اگر تو مسیح خدا کا بیٹا ہے تو ہم سے
کہہ یسوع نے کہا ہان وہی جو تو کہتا ہے یوحنا ۱۹ باب ۷ ہماری شریعت کے مطابق وہ قتل کے لائق
ہے کیونکہ اوس نے اپنے تئین خدا کا بیٹا ٹھیرایا۔ ابوصالح تمہاری انجیل تو بہتان کی سراسر بھری
ہوئی نکلی سو بیمار عشق کو اسی طرح شفا ہوئی ۔ عیسے نے بجنس یکبارگی قم قم ہزار کی اس
غلامی کی روح نہیں پائی بلکہ لیپالک ہونیکی روح پائی ہے
بھی عجائب بات ہے رومیوں ۸ باب ۱۵ درد دل جھوٹا نہ تمہارا درد جگر ہے لگا وہ مسیحان
یک نشد و خود طبیب اب ہے اسکا کیا علاج وہ
ابوصالح لیپالک کیا مریم نے لیپالک پایا یا یوسف یا داؤد نے اور پیدائش کے قبل یا بعد سو ہم
تمہاری انجیل کو بھی کیا دور کی سوجھتی ہے جو اربعہ تو انجیل کو ہوا ڈوری کی جال بنا ڈالی
ہے مچھلی کی شکار کھیلتے کھیلتے انسان ہی پھنسانے لگے **قولہ صفحہ ۸۰** دین محمدی مین بکار تو
کی اجازت **جواب** کھولدیتا ہون تیرا کان ابھی سے انگل + ایسی تقصیر کہ ہی پھر خبردار نہ ہو
جو کچھ تجھنے نمبروار ۱۰۰ تک لکھا ہے ان مین سوا ایک بھی فرمودہ خدا و رسول نہین ہے بلکہ وہ سب
مسائل بعض کتب درسیہ مین ازروی قیاس غیر معتبرہ واسطے اخراج مسائل و تحقیقات دقائق و
حل مشکلات بقواعد اصول بفوائد طلبائی واسطے مباحثہ و مناظرہ کے درج ہے اور یہ تعلق
تعلیم کی ہے اور سکا مرجع قیاس کی طرف ہے اور خود ایسے مسائل کو محققان مفتیان شرع متین
نے جرح وقدح کرکے ناقابل و بے اصل ٹھیرا دیا ہے اور نہ آجتک ان مسائل کا اہل اسلام مین
رواج پانا ثابت ہوا باقی رہے نمبر ۹۴ جس مین ماعز اسلمی کا واقعہ وہ جواب ہے یوحنا کی قصہ کا کنپٹی
کھولکر دیکھو **یوحنا ۸ باب** جس مین شروع ہی سے قصہ ہے ایک زانیہ عورت کا جب وہ زنا مین
پکڑی گئی مسیح نے بلا شہادت اور بغیر دھمکی سمکی چھوڑ دیا اور کہا کہ زنا مت کر اور ہمارے محمد صلے اللہ
علیہ وسلم نے جو ماعز اسلمی سے تکرار بتکرار شہادت لیکے لیا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے **یا ایہا**
الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا یعنے اگر تمہارے پاس کوئی بدکار آدمی خبر لاوے

ذات سے دریافت کر لیا کہ ایسا نہ ہوا شخص سے تم ایسا کلام گر گزرے سے تمہیں بعد میں عداوت
ہو علاوہ اسکے یہ قانون تمام عدالت شاہی میں رایج ہنوز مروج ہی ہے کیونکہ قتل مجھے
بلا تحقیق بسیار اچھا نہیں۔ تم دو کوڑی کے آدمی اس امر کو کیا جانو سے رموز مملکت خسروان
دانند۔ آخر کار حضرت نے اغو سلطی کو بعد تحقیق سنگساری کیا۔ تمہاری سیرت جیسے بلا تحقیق
وبلا شہادت زانیہ عورت کو چھوڑ دیا بلکہ دوبارہ پھر گناہ پر مستعد کرا دیا ہوا۔ ہان البتہ اگر کاروبار
کی اجازت ہو تو ملتے ہی میں پیٹ بھرکے ہے کتاب ہوسیع باب ۲ درس ۲ خداوند نے ہوسیع کو کہتا ہو
کہ جا اور ایک زناکار عورت اور زنا کے لڑکے اپنے لیے لے اور کتاب ہوسیع باب ۳ درس اول خداوند
نے مجھے فرمایا کہ پھر جا اور ایک عورت سے جو اسکے دوست کی پیاری ہے پر زناکاری سے محبت کر
یسعیاہ باب ۲۳ ۱۷ آیۃ کیونکہ ستر برس کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند صور کی خبر لینے آویگا اور وہ
پھر خرچی کے لیے جائیگی اور روی زمین کی ساری مملکتوں سے زناکاری کریگی لیکن اسکی تجارت
اور اسکی خرچی خداوند کے لیے مقدس ہوگی اسکا مال ذخیرہ نہ کیا جائیگا اور نہ رکھ چھوڑا جائیگا بلکہ
اسکی تجارت کا حاصل انکے لیے ہوگا جو خداوند کے حضور رہتے ہیں کہ کہا کے سیر ہوویں اور
نفیس پوشاک پہنیں متی ۲۶ مسیح نے غیر عورت سے سنگ مرمر کے عطردان میں قیمتی عطر
ڈلوایا تمام فقرہ ۱۲ غیر عورت جتنا اسی کا تیل سر پر مسیح کے ڈالا لوقا ۷ اور دیکھو
اس شہر میں ایک عورت جو گنہگار تھی یعنے فاحشہ جب جانا کہ وہ فریسی کے گھر کھانے بیٹھا ہے
سنگ مرمر کے عطردان میں تیل لا یوحنا ۴ سامریہ کی عورت سے تخلیہ میں پانی کے بہانہ مسیح
کا بات چیت کرنا اور ایسی ناشائستہ حالت پر حواریوں کا تعجب آنا اور یہ کہنا کہ اس عورت سے تخلیہ
میں کس واسطے بات چیت کرتا ہے خروج ۱۱ باب ۲ خدا نے موسی کو حکم دیا کہ اپنے لوگوں کے کانوں
میں کہہ کہ ہر ایک مرد اپنے پڑوسی اور ہر ایک عورت اپنے پڑوس سے روپے اور سونے کے برتن عاریۃ
لیوے مطلب یہ کہ تم اپنے بیٹوں کے لیے جاؤ اور مصریوں کے لوگوں کو غارت کرو خروج ۲۲
بنی اسرائیل نے موسی کے کہنے کے موافق ویسا ہی کیا اور مصریوں کو لوٹ لیا خروج ۱۲ ۳۵ و ۳۶

... حیلہ سازی سے ... کے ارشاد
الہی بھی ایسا ہی ہے غرض یہ ہے کہ مسیح مکر و فریب بڑی ... کے لیے آیا ہون یہ مت سمجھو کہ مین
کستی پے یقین کرے اور تم کہ مین زمین والون کی سلامتی کے لیے آیا ہون مرد کو اسکے باپ اور بیٹی
سلامتی کے لیے نہیں آیا بلکہ خون ریزی کرنے ... ابوصالح یہ کتابین چشم بد دور یہ تمہین کو مبارک
او بیٹی ماں سے بہو کو اسکی ساس سے جدا کرون۔ بقصدق مجموعہ مرحوم بر غول بیابانی
رب سے بہتر اب غول منتظر خوک و دندان خرس پیچانی تمہارا ایمان خاک نصیب ہے گا جبکہ شریعت جو مانع بدکاری ہے وہی
گناہ و بدی کی پرہیز کرنا ... اور یہ مشہور مقولہ ہے کہ جسکو شریعت نہیں وہ اپچا
تمہاری ملت مین متروک العمل ہو گئی ہے ... اسلیے کہ کمزور تھا اٹھ گیا کیونکہ
بے لگام و شتر بے مہار ہے خط عبرانیہ ۷ پس اگلا قانون
شریعت نے کچھ کامل نکیا نعوذ باللہ **خط گلتیونہ ۵** تم جو شریعت کی رو سے راستباز ٹھہرنا
چاہتے ہو تو مسیح سے جدا ہوئے تم فضل کی نظر سے گرے **خط قرنتیونیہ ۱۵** موت کا ڈنک
گناہ ہے اور گناہ کا زور شریعت ہے **خط گلتیونہ ۲** مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی
لعنت سے چھڑایا **ایضاً ۲۱** مین خدا کے فضل کو باطل نہیں کرتا کیونکہ راستبازی اگر
شریعت سے ملتی ہے تو مسیح عبث موا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ الغرض
اس ملت مسیحی مین بدکاری و بے ننگی انجیل منزل من اللہ سے ثابت ہو گیا اور حسب شریعت ہی
نہیں تو انسان حرام زادہ حرام خوار حرام کار سب کچھ بن سکتا ہے۔ ابوصالح اب اپنے
گریبان مین منہ ڈالو اپنے کیے کو روؤ اور توبہ کرو **قولہ** صفحہ ۱۳ محمد نے لات وعزی ومنات
بتون کو شفیع بتایا افرایتم اللات والعزی ومنات الثالثة الاخری تلک الغرانیق
العلی وان شفاعتهن لترتجی **جواب** ٥ دب جائین ہم مزاج ہمارا بھی وہ نہیں +
بولا کرو زبان تم اپنی سنبھالکر + اولا تو یہ لفظ استفہام انکاریہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے مشرکین کے شافعین بہ شفاعت بتان سے ممانعت فرمائی ہے۔ الفاظ استفہامیہ کلام پاک
مین بہت جگہہ وارد ہے افنجعل المسلمین کالمجرمین - ام لکم کتاب فیہ تدرسون - ام

نجعل الذین امنوا وعملوا الصلحت - امجعل المتقین کالفجار - اتجعل فیها من یفسد
فیها - افمن یخلق کمن لا یخلق - افمن اتبع رضوان اللہ کمن باء - اجعلتم سقایة
الحاج وعمارة المسجد الحرام غرض ہزارہا الفاظ استفہامی انکاری وارد ہین سے لی بحث
چیستان سے عرض جواب سابق تلخ و شیرین بمذاق دل تجربہ کیے ست خلاصہ یہ کہ مناظرہ مین
عزا کا بت تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو بہیجکر سال فتح مین اسکو توڑوا دیا۔ لات
طائف مین تہا ایک مربع پتہر کا اوسکے پوجاری ثقیف تہے اوسپر ایک گہر بنایا تہا سارا عرب
قریش ان تینون کی تعظیم کرتے تہے اون پر اپنے نام رکہتے زید لات تیم لات آج جہان مسجد
طائف کا منارہ ہی یہان وہ بت تہا جب ثقیف مسلمان ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مغیرہ بن شعبہ کو بہیجکر اوس بتخانہ کو گروا دیا آگ سے جلا دیا پہر لات کو ظالم بن سعد جو نخلہ
شامیہ مین رہتا تہا لے بہاگا اوسپر گہر بنایا لات سے آواز لوگ سنتے تہے اور خوش ہوتے تہے
اور بت بڑے قد کے تہے اور ظالم بن سعد کے لے بہاگنے پر بڑی شاباشی ہوئی اور اسکا چرچا
جابجا ہونے لگا اور لات کی حالت عجیبہ پر مشرکین کے دل مین لات کی عزت بڑہنے لگی آخرش
ان حالتون کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افرایتم اللات والعزی ومناة الثالثة الاخری
تلک الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی آخر مسلمانون نے آپکے فرمانے پر مناة کی پہر
ایک مانی اور لات پر لات ماری اور عزی ایک شیطانی تہی تین درختون پر آئی بعد فتح مکہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید کو بہیجکر ان درختون کو کٹوا ڈالا جب تیسرا درخت کاٹا تو
اسکے نیچے ایک جنیہ دیکہی پریشان مو کندہے پر ہاتہہ رکہے ہوئے دانت نکالو ہوئے خالد
نے کہا کفرانک لا سبحانک انی رأیت اللہ قد اهانک پہر ایک ہاتہہ ایسا مارا کہ سر اوس کا
اوڑا دیا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ہوئی فرمایا تلک العزی ولا عزی بعدہا للعرب۔ لو
بہی اب تم کو تسلی ہوئی۔ اب اپنے گہر کی خبر لو۔ اور اگر تمہارے پاس شرم حیا نہ ہو تو گنجی بازار
سے خرید لو پیدایش ۲۹ یعقوب صبح سویرے اوٹہا اور اس شہر کو جسے اپنے اپنا تکیہ کیا

تہا اسکو ستون کھڑا کیا اور اسکے سر پر تیل ڈالا اور اسکا نام بیت ایل کہا یعنے خدا کا
گہر ایضاً ۳۱/۱۳ مین بیت ایل کا خدا ہون سہل مشکوہ یعقوب نے اپنے باپ لابن کے بت
کو چرایا ست مارا چشم تفاوت نرچہ حیران * یکے ہست سنگ و گہر دیدہ است حیران ما *
ایضاً ۳۵/۱ خدانے یعقوب کو کہا کہ اٹھ بیت ایل کو جا اور وہین رہو اور خدا کے لیے جو تجھے
جب تو اپنے بہائی عیسو کے حضور سے بہاگا تہا دکہائی دیا ایک مذبح بنا آؤ ہم اوٹہین اور بیت
ایل کو جاوین اور مین وہان خدا کے لیے ایک مذبح بناؤنگا یعقوب نے اسجگہہ جہان وہ خدا اس سے
ہمکلام ہوا تہا ایک پتھر کا ستون کھڑا کیا اور اسپر بہاون کیا اور تیل ڈہالا عیسےٰ کا بہی
علاج بیکار ہوگیا * ابو صالح اگر اسپر بہی تمکو شک ہو تو اور سنو **خروج** ۳۲/۱و۶ ہارون نبی
نے جو موسیٰ کے بڑے بہائی اور رسالت مین شریک تہے بنی اسرائیل کی پرستش کے لیے ایک سونے کا
بچہڑا بنایا اور اسکے آگے قربانگاہ بنائی اور اسکو معبود ٹہیرا کر سوختنی اور سلامتی کی قربانیان
گذرانین **گنتی** ۲۱/۸ موسیٰ نے پیتل کا ایک سانپ بحکم خدا بناکے ایک نیزے پر رکہا اور ایسا ہوا
کہ سانپ نے جو کسی آدمی کو کاٹا تو جب اسنے اس پیتل کے سانپ پر نگاہ کی تو وہ جیتا رہا * غرض غیر
معبود اور جہوٹے الہون کی عبادت کرنیکا حکم خاص تمہاری منزل من اللہ سے اچہی طرح ثابت
ہوگیا بلکہ ہنود سے بہی بت پرستی مین سبقت لیگیا جب بہی تم نہین مانتے تو اور سنو ذرا کان
کہ ساکت ہوجائی **یشوع** ۲۴/۱۵ **قاضیون** ۲/۱۳ و ۶/۳۲ و ۹/۴و۴۶ و ۱۰/۶ مین بت
پرستی کی اجازتین موجود ہین اور اگر تم کو اس سے بہی زیادہ بالتفصیل دیکہنا منظور ہو تو اول سلاطین
کے ۱۱/۳۳ و ۱۸/۱۲و۲۶و۲۸ و ۱۹/۱۸ اور دوسرے **سلاطین** کے ۱/۲ و ۱۷/۱۴و۱۶و۲۶ و ۲۱/۳و۵ و ۱۳/۵و۶
اور تواریخ کے ۱۲/۱۸ اور **یرمیاہ** کے ۷/۹و۱۸و۳۱ و ۱۶/۱۵ و ۳۲/۳۵ اور **حزقی ایل** کے
۱/۱۴ و ۵/۱۴ و ۱۰/۱۴ و ۲/۲۰ و ۲۳/۲۳ مین بت پرستی کی اجازت موجود ہے کیون ابو صالح
تو اہل اسلام کے شان مین جنکو شفیع بنانے چلا ہے ست چلا ہے روز قیامت برابری
کرنے * تو کوئی کہیل تماشا ہوی ہماری رات * **قولہ صفحہ ۲۳ شیطان محمد غالب تہا**

ایک روز سفر شب برت مع اپنے اصحاب و مرید سو گئے تمازت آفتاب سے جگے تب جواب
تم جو بدنام کرتے ہو مجھے اخیار کے ساتھ وہ اپنا منہ ڈالکے دیکھا ہے گریبان میں نہیں ✦ آپکی
نیند اجسام بشریہ سے سخت مخلوط ہے اور بوجہ غلبہ حقائق روح کا اور حالت ماندگی میں اسکا
غلبہ زیادہ ہوتا ہے چونکہ بوجہ نیند تکان سفر سے نماز کا وقت جاتا رہا تو نیند کو مخل عبادت تشبیہ
شیطان سے دی اور تشبیہ وغیرہ کا محاورہ ہر زبان میں ہے جیسے شیر کو بہادری سے بزدل میں
لومڑی کو بے تمیزی میں گدہے سے کیا تم نے اگر کسی طرح بے ادبی ہو جاوے تو یہی کہا جائیگا
کہ خیر گدا غالب آگیا ؎ تیغ بچہ را نام نکو باشد ✦ یوں نہیں تو یوں سمجھو متی باب ۴ قصہ
عیسےٰ و شیطان یعنے عیسی پر شیطان مجسم بلا تشبیہ بہتر کی روٹی بنانے پر غالب ہو گیا اور
پہاڑ کی چوٹی پر لے بہاگا اور عیسے کو تنگ کیا کہ مجھے سجدہ کر اور دھکا دینے پر تیار ہو گیا
اور ہر طرح سے عاجز کیا ؎ پیش رخ تو برگ گل لاف زند ز تازگی ✦ رنگ حیا دہد خدا دیدہ
بیحیائی را ✦ اجی تم ہی لوگ نہ ہو کہ بیچارے عیسی کو سولی دلوایا اور عین ہو کے وقت پہ
بہاگ نکلے ؎ میں وہ دیوانہ ہوں ہر تال رہی جیتی جی ✦ مرگیا میں اور میرے شہر کا بازار کہلا
اور دشمنوں کے ہاتھ اس بیچارے کو اکیلا چھوڑ دیا **مرقس** ۱۴/۵۰ تب وے سب اسے چھوڑ کے
بہاگ گئے **ایضاً** ۱۴/۱۸ میں تمسے سچ کہتا ہوں کہ ایک تم میں سے جو میرے ساتھ کہاتا ہے
مجھے پکڑا دیگا اب بیچارے کے مرے پیچھے پر توقیر ہو رہی ہے ؎ گر آمد یاری گری شہریار
دگر نہ بتاراج رفت این دیار ✦ بیچارہ نے یہ کہکر دنیا سے کوچ کیا **قول** صفحہ ۱۳ عرفان حق
جل شانہ کل تین تمیز سے انسان تمیز کر سکتا ہے وہ تمیز ثلاثہ یہ ہیں ذات و کلمہ و روح **جواب**
ذات کلمہ روح یہ کچھ تعریف خدا کی نہیں ہے بلکہ مادہ کی ہے کیونکہ مادہ وہ ہے جو باقتضای
اجزاء مختلف کے ہو چونکہ مادہ کا اقتضا ہی مختلف ہوتا ہے اسی واسطے اس میں اجزاء مختلف کا
مولف ہونا واجب ہوا باین وجہ تم لوگ تثلیث بالتوحید و توحید بالتثلیث کہا کرتے ہو اور
یاد رہے کہ مادہ عین وجود نہیں پڑتا بلکہ شدت اتصال سے لازم کا تعین پایا جاتا ہے حسب اخبار

ہوا کہ ذات موقوف ہو ساتھ روح کے اور دوم
نہین کا ساتھ ذات وکلمہ روح کا تغیر تو ضروری ہوا کہ ذات موقوف ہو ساتھ کل ممکنات
موقوف ہو ساتھ ذات کے پس لازم آئیگا دور تیسرے یہ کہ یہ تعریف شامل ہو
کے کیونکہ ہر وہ چیز جسمین ذات وکلمہ روح موجود ہے پس اس صورت مین تعریف شامل ہوئی
ساتھ غیر متناہیہ کے پس لازم آیا تسلسل چوتھے یہ کہ یہ تعریف حد تام نہین ہے بلکہ داخل
حد ناقص ہے اور حد ناقص طالب کو درجہ متناہیہ تک نہین پہونچاتا اور اور ہو رہین رکھتا
ہے سو نہ تو عاشقون مین جگہ ملی نہ تو زاہدون مین یگانگی ÷ تیری وہ مثل ہے رضی نہ ادہل
اول الذی ÷ لیکن وہ تعریف جو جمیع حد تام کو شامل ہے وہ یہ ہے خدا واجب الوجود
واحد حقیقی بسیط ہے اسواسطے کہ واجب وہ موجود ذاتاً وصفاتاً تکثر سے مبرا ہے جس سے
ممکن نکل گیا جسکو احتیاج باہمی لازم ہے اور (البسیط) وہ موجود جو تقسیم قبول کرے جنس و
نوع وعدد کو علاوہ اسکے اور نہ اپنی حد سے نکلے باعتبار آب یا آتش یا تراب کے اور الواحد
حقیقی) وہ ہے جو کسی مجموعہ کا جز باعتبار انواع افراد کثیرہ بشمول عدد یا فرد یعنے عدد کا
نہ ہو سکے پس تمہاری تعریف ناقصہ مین دور وتسلسل دونو لازم آیا اور حد ناقصہ کی وجہ سے
خدامیان کی رہی سہی عزت بھی جاتی رہی اور لطف یہ کہ تعریف لکھنے بیٹھے خدا کی اور ہوگئی
مادہ کی غیر ناطق نے تمکو پوری طرح سے متحیر کر دیا **قول صفحہ ۵۴** وہ توحید جو کہ نہین وہ تو خدا
پاک کے نسبت یہ جانتا ہے کہ واجب الوجود ایسا ہی جس مین ذات وحکمت وروح نہین مانیا
معبود تو پتھر کے ٹکڑے یا مٹی کی مورت یا کاٹھ کے پتلے وغیرہا کے اور کوئی حیوانات
سے بھی نہین ملتا ہے **جواب** ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا ÷ پس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہی
فیصلہ دل کا ÷ جب تمہاری تعریف خدا حد ناقصہ اور تسلسل کا بنا ٹھیرا تو ضرور پتھر کے
ٹکڑے مٹی کی مورت وٹھاکر دیوجی لی لنگ ولنگی بھوانی وگنیش کی سونڈ داخل خدا ہونگی
اہل اسلام کی توحید کی ذات مین ممکنات کو مطلق دخل نہین اگر میرے اس لکھنے پر آپ کو
یقین نہ ہو تو دو چار معقولیون کو دونون تعریفین دکھلاؤ دیکھو کیسا تمکو دستکار نے مین

الاسلام قدمائی مجتہدین کے معقول قول سے ثبوت ہی دیتے ہیں تالیس ان اللہ العـ
لا یدرک بصفۃ العقول من جہۃ جوہریۃ وانما یدرک من جہۃ آثارہ اور ایسا ہی
نے بھی کہا ہے اور انکسیمانس نے کہا ہے ان الباری ازلی لا اول لہ ولا آخر
ہو الواحد اور انبذقلس نے جو زمانہ داود علیہ السلام میں تھا کہا ہے ان الباری تعالی
لم یزل ہویۃ اور فیثاغورس نے کہا ہے جو زمانہ سلیمان علیہ السلام میں تھا ان الباری
واحد لا کالآحاد ولا یدخل فی العدد ولا یدرک من جہۃ العقل ولا من جہۃ النفس
لا یمکن العقل یدرکہ ولا المنطق النفسی بصفۃ اور سقراط نے کہا ان الباری تعالی
لم یزل ہویۃ اور افلاطون نے کہا ہے ان العالم محدث مبدعا ازلیا واجبا بذاتہ
عالما بجمیع معلوماتہ علۃ الاسباب الکلیۃ اور فلوطرخیس نے کہا ہے ان
الباری تعالی لم یزل بالازلیۃ التی ہی ازلیۃ الازلیات وہو مبدع اور کستوفانس
نے کہا ہے ان المبدع الاول ہویۃ ازلیۃ دائمۃ دیومۃ القدم لا تدرک بنوع صفۃ
منطقیۃ ولا عقلیۃ اور بقراط وخروسیس وزینون نے کہا ہے ان الباری
الاول واحد محض ہو ہو الحاصل جتنے حکیم اگلے پچھلے گذرے ہیں کسی نے بھی جون
مسئلہ خدا پاک کو نہیں ٹھیرایا مگر مسیحی نے ذات و کلمہ و روح کو باہم ملا کر مرض بادپیچ تثلیث
کے لئے نسخہ ثلثہ اب ابن روح اطبائے یونانی سے بنایا ہے ع حقیقت عیان گشت و باطل
نماند قول صفحہ ۷ ہم محمدی تثلیث سے عبث انکار کرتے ہیں جواب جی ہاں محمدی تو انکار
ہی کرتے ہیں مگر مسیحائی متقدمین تثلیث سے عبث انکار کرتے ہیں جو رسولی زمانہ کے وقت
مسیح کی پیدائش سے تا موت یوحنا رسول تک جو سو برس ہے گنوستک و قرنتیوس تثلیث کا
قائل نہ تھے اور مخالف تھے اس زمانہ کے سقف سے اور ترقی کا زمانہ جو دوسری صدی کے
شروع سے تین سو تیرہ برس قسطنطین اعظم تک کہلاتا ہے اس زمانہ میں اپولی سنطالی سبلی
یوس ساموساطی تھیوداتس وغیرہ نے تثلیث و اقنوم سے انکار کیا اور اگاڑے کے زمانہ تیز

[illegible] ایسی کتنی ہی
[illegible] ظلم تک اس بات کا قائل ہے بلکہ انہین [illegible]
[illegible] ہو تو ہو [illegible] اور تثلیث اور قوم کے قائل تھے [illegible] مین دوسرا [illegible]
مین [illegible] ہم پہلی صدی [illegible] پہلا مجمع نیکایا کا [illegible] مین [illegible]
علیم مین [illegible] قرار پایا پہلا مجمع قسطنطنیہ کا [illegible] مین
[illegible] مین [illegible] مجمع [illegible] کا [illegible] مین چوتھا مجمع [illegible] صاحب انکو
[illegible] مین [illegible] مجمع خلقیدون کا [illegible] اور الفاظ کیے اور تبانا صاحب [illegible]
مین [illegible] اسکندریہ کے انگلنڈ صاحب [illegible] مین ہزار برس
مین [illegible] صاحب اور قیصر کے پاس بھیجا صاحب ہوئے تھے جس مین ایک ہزار
کے ہوس پاس صاحب اور قیصر کے پاس [illegible] پھر تاریکی کا زمانہ جو پانچسو برس
بڑے عالم عیسائی تثلیث کے منکر تھے ۱۲ پھر [illegible] ہم الزام انکو دیتے
ہیں ساتوین صدی تک جس مین [illegible] تثلیث کا قائل نہ تھا وہ شخص کہ تین خدا
بنے قصور اپنا نکل آیا وہ میر وسلی [illegible] صاحب کا یہ قول ہے کہ پہلا وہ شخص
ہیں سکھلایا وہ [illegible] صاحب ہے اور لفظ تثلیث کا مجتہد دوسری صدی کے انطاکیہ
کے اسقف تھوفلس صاحب مین جبکہ ۳۲۵ء مین اسکندریہ کے مجلس نے قانون مین داخل کیا
بعض کا قول ہے کہ شمعون مجوسی نے مسئلہ تثلیث کا شروع شروع نکالا پھر اسکے بعد [illegible]
صاحب نے اور اس پر زور دیا کہ خدا باپ خود ہی مجسم ہوا اور وہی ہمارے سب نے کہو نہین [illegible]
ہوا جب الغوسیمی کے عقاید مسلے ایک یہی ہے کہ شریعت اور عمل خیر کی ضرورت
نہین اس خیال سے کہ مسیح قبل ہمارے گناہ کے بوسیلہ صلیب گناہ کے کفارہ ہو چکے انکو
چاہیے کہ اس خیال سے ہاتھ دھو بیٹھین متی ۷ ۲۱ سے ۲۳ تک اور اسوقت مین انسے صاف
کہونگا کہ مین کبھی تمسے واقف نہ تھا ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو ایضاً ۲۰ ۲۲ میری اختیار
مین نہین کہ کسیکو دون علاوہ اسکے کسی جگہہ اناجیل سے نہ اشارۃً نہ کنایۃً نہ صراحتاً کفارہ
صلیب وسیلہ نجات ہو اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ قصور مند کے بدلے بیقصور مارا جاے جو عدل
سے باہر ہے خداوند نے جسکو عقل سلیم بخشی ہے وہ ایسی بات فریب کی طرف کبھی راغب
نہ ہوگا نہوگا الحاصل فنڈر صاحب کا اہتمام دینی مباحثہ صفحہ ۵۳ و ۵۴ مین لکھتے

اور یہ انجیل کے نسخون کے مقابلہ کرنے سے قریب سو ... تک باقی ... حسین صاحب
تیس ہزار تحریف کی ہیں۔ اور گریبی صاحب نے ایک لاکھ پچاس ہزار اختلاف ذکر کیے ہیں۔ کارنی ... ۱۸۳۵ ... ۱۸۶۵ع ... میں لکھتا ہے کہ حضرت روس نے ... برس کو واسطے ترمیم کرنے انجیل کے مامور کیا ہے اور واسطے ... جدید میں ہزار پونڈ کا چندہ ہوا ہے۔ الغرض شریعت عیسوی خدا کی طرف سے نہیں بلکہ کونسل شریعت کونسل انجیل کونسل مذہب کونسل دین و ایمان ہیں نہ ان میں عادات دینیہ نہ عبادات شرعیہ نہ اعتقاد ایمانیہ نہ تقوی سے طہارت نہ روزہ نہ عبادت نہ حقانیت کا طورہ عاقبت کا اندیشہ کذب کو صدق کی صورت میں جلوہ دیتے ہیں حیلہ جوئی کا عیب بنتے ہیں افسوس ہزار افسوس یہ برگزیدہ قوم حضرت موسی اور حضرت عیسے جیسے اولی العزم رسول کی امت راہ ضلالت میں پڑ کر اپنے کو ہلاکت میں ڈالکر گندہ کب اور آگ کے ایندھن کے وارث بن بیٹھے۔ اللہم احفظنا من النار بطفیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقط

قطعہ تاریخ منشی محمد حسین صاحب ساکن نجبی

پکار اٹھے کے عیسے و شنوائی استو میری — ازل کے باغ کا بلبل وہ آتا ہے وہ آتا ہے
ملے لوقا و یوحنا اور مرقس نے شہادت دی — قدم سے بوستان کا گل وہ آتا ہے وہ آتا ہے
۹۷
نامی دفتر اعمال است جوش الفت میں — اور تھاتے وحش پر بالکل وہ آتا ہے وہ آتا ہے

قطعہ تاریخ حافظ محمود صاحب ساکن بیرہ متصل نجبی

پرزہ پرزہ اڑ گئے ادیان باطل کی دلیل — ہر طرح سے دین عیسے ہو گیا عاطل ذنب
کھل گیا پردہ نہان انجیل اور توریت کا — کر دیا برہان اعظم ہمکو حاصل طلب
حیف ہر صالح کا دل راجع طرف منسوخ ہو — مذہب منسوخ کا کیونکر ہوا سائل قلب
۶۱۹
ہاتف غیبی نے یہ تاریخ عیسوی سمجھ کہی — چھوڑ کر راہ نجات یہ آ ہوا مائل غضب

قطعہ تاریخ [illegible]

اعلان

بفضلہ تعالیٰ ایک ہفتہ میں برہان اعظم بجواب دین قیم و رسالہ عشر کرسٹی کی تحریر پایا اب
اگر کوئی کالی کرسٹی پادری عالم اس رسالہ برہان اعظم کی کسی ایسی بات کے غلط ہونے
کا دعوی کرے جو اپنے دین کی نسبت ہو تو میں اصل میں اس شرط پر دکھا دوں گا کہ جماعت
عیسائیوں کی مجھے اس بات کا یقین دلاوے کہ اگر وہ بات انکی کتاب سے نکل آوے تو انکو
دین عیسوی چھوڑنے میں کوئی عذر نہ ہوگا ورنہ میں اپنا عزیز وقت ضائع نہ کروں گا فقط

المعلن

ابو السادات عبد الرشید محمدی مولف رسالہ ہذا ساکن علاقہ قصبہ جیا سوضع جھبکا ڈاکخانہ
بھونا ضلع چمپارن

خریداران مطبع صدیقی کے ساتھ نئی رعایت

الحمد للہ علی احسانہ کہ مطبع ہذا میں عرصہ پندرہ سولہ سال سے کتب دینیہ اردو زبان میں ترجمہ ہو کر شائقین کے لیے تیار رہتی ہیں
دور و نزدیک کے رہنے والے اس مطبع کی بدولت کتب دینیہ سے فیضیاب ہو رہے ہیں جس پر جانفشانی اور زر کثیر کے خرچ سے مطبع
اپنی استطاعت کے مطابق اہل اسلام کی خدمت میں مصروف ہے ظاہر ہے کہ تمام مسلمانوں کو خصوصاً اہل حدیث کو لازم ہے کہ اپنی
قدیمی عنایت و شفقت سے بذریعہ خریداری کتب اس مطبع کو ممنون کرتے رہیں جس سے سراسر کارخانہ کی اعانت منظور ہے پہلے
سے اس مطبع کا یہ اصول جاری ہے کہ خاص اپنے گھر کی کتابوں کی دس روپیہ کے خریدار کو فی روپیہ ۲ر کمیشن دیا جاتا تھا اس کے
علاوہ خریدار کے ساتھ رعایت تھی اب بوجہ قحط سالی و بنظر رعایت قدیم خریداران یکم نومبر ۹ سے یہ قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ
اپنے گھر کی کتاب جو ہر ایک روپیہ کی دس روپیہ تک لی جاوے فی روپیہ ۲ر رعایت کیجاوے گی فقط الملتمس شیخ احمد و عبد الحی پسران شیخ محمد